سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

جمعۃ المبارک،20۔اکتوبر2017

(یوم الجمع،29۔محرم الحرام1439ھ)

سولہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32: شمارہ 5

189

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔اکتوبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

191

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک،20۔اکتوبر 2017

(یوم الجمع،29۔محرم الحرام 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

سورۃ إبراهيم آیت32

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا(32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جاآڑیاں
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک اور زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی شوگر ملز کی CPRs کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*8556: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شوگر ملز کے لئے لازمی ہے کہ CPRs کی ادائیگی میں تاخیر پر وہ بنکوں کے مطابق ادائیگی کریں؟

(ب) کیا صوبہ میں شوگر ملز کی انتظامیہ CPRs کی ادائیگی میں تاخیر پر بنکوں کے مطابق مع Interest ادائیگی کر رہی ہے؟

(ج) سال 15-2014 اور 2016 کے دوران کس کس شوگر مل کے خلاف CPRs کی بر وقت ادائیگی نہ کرنے پر کارروائی کی گئی ان ملوں کے نام اور ان کے خلاف جو ایکشن لیا گیا اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس وقت صوبہ کی شوگر ملوں نے کتنی رقم کی ادائیگی کسانوں کو کرنی ہے تفصیل شوگر مل وار بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) گنّے کے کاشتکار کو CPR کی ادائیگی بنکوں کے طریق کار کی بجائے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول 1950 کی شِق 14(2) کے تحت کی جاتی ہے۔اس رُول کے تحت ہر شوگر مل کاشتکار کو میعاد اندر پندرہ دن ادائیگی کرنے کی پابند ہے۔رُول کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اگر کوئی شوگر مل میعاد اندر پندرہ دن کاشتکار کو ادائیگی کرنے میں ناکام رہے تو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول 1950 کی شِق 14(10) کے تحت 11 فیصد منافع کے ساتھ کاشتکار کو ادائیگی کرنے کی پابند ہے۔رُول کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 15-2014 میں وہ شوگر ملیں جو CPRs کی بر وقت ادائیگی کرنے میں ناکام رہیں اُن چار شوگر ملوں کالونی۔II خانیوال، برادرز قصور، حسیب وقاص ننکانہ صاحب اور عبداللہ۔I اوکاڑہ شوگر مل کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شِق 6(2) کے تحت کارروائی کی گئی۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 16-2015 میں سات شوگر ملوں عبداللہ۔I اوکاڑہ، چشتیہ شوگر مل سرگودھا، دریا خان شوگر مل بھکر، حسیب وقاص شوگر مل مظفر گڑھ، ہڈیٰ شوگر مل ننکانہ صاحب، آدم شوگر مل بہاولنگر اور کمالیہ شوگر مل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کین کمشنر کے حکم مورخہ 15.04.2016، 21.06.2016 اور 30.06.2016 کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شِق 6(2) کے تحت سیل کرنے کے احکامات جاری کئے گئے۔نمونہ کاپی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 21 اور 406 پ پ کے تحت آدم شوگر مل بہاولنگر اور حسیب وقاص شوگر مل، ننکانہ صاحب کے جنرل مینجر / پراجیکٹ ڈائریکٹر کے خلاف ایف آئی آر نمبری 447/2016 اور 388/16 درج کی گئیں اور گرفتاری عمل میں لائی گئی۔کاپیاں ایف آئی آر (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) سال 17-2016 میں پنجاب کی 41 شوگر ملوں نے مبلغ۔/1,30,73,05,76,332 روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ۔/1,19,00,37,29,633 روپے کی ادائیگی کاشتکاروں کو کر دی گئی

ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ۔/11,72,68,46,699 روپے ہے جو کہ کل ادائیگی کا 91.03 فیصد بنتا ہے۔ مل وار تفصیل (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) پر میں سب سے پہلے آتا ہوں کہ کاشتکاروں کے 11۔ارب 72 کروڑ 68 لاکھ 46 ہزار 699 روپے بقایا جات ہیں۔ میں نے یہ سوال 30۔دسمبر 2016 کو کیا تھا تو اب اس وقت outstanding زمینداروں کا کتنا بقایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے 2016 میں سوال کیا تھا تو میں آج اس وقت کی پوزیشن کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ 100 فیصد میں سے 99.71 فیصد payments growers کی ہو چکی ہیں مگر اس کا ایک فیصد بھی اتنا بڑا volume ہے کہ 200۔ارب کی buying ہوتی ہے تو اس کا ایک فیصد بھی کروڑوں میں جاتا ہے تو ہم اسے بالکل تسلیم کرتے ہیں کہ پچھلے سیزن کی کسانوں کی تقریباً 50 سے 55 کروڑ روپے کی ادائیگیاں رہتی ہیں۔ Actual figure 99.71 فیصد کی بات کر کے میں آرام سے بیٹھ سکتا تھا لیکن میں ایوان کو پہلے بتا رہا ہوں کہ اس رقم کا ایک فیصد بھی point کروڑوں میں جاتا ہے تو ابھی بھی 50 سے 55 کروڑ روپے کی رقم بقایا رہتی ہے but یہ بھی ساتھ سوچنا چاہئے کہ 200۔ارب کے قریب کی payments تھیں جس میں سے ابھی 50 سے 55 کروڑ روپے کی payments آج تک باقی ہیں۔

جناب سپیکر: جن کاشتکاروں نے ابھی بقایا جات لینے ہیں اس کا طریق کار کیا ہو گا اور جن غریبوں کے پاس ان کے CPR ہیں تو انہیں کیا کرنا چاہئے کیونکہ اب تو ایک دو دن میں نیا سیزن بھی شروع ہونے والا بلکہ ہو چکا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ کی اپنی ایک background ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ rural areas میں جو politics کرتے ہیں ان کے پاس ہر وقت

لوگ paymentsکے لئے آ رہے ہوتے ہیں تو اس کا طریق کار یہ ہے کہ ہمارے پاس 41 کے قریب شوگر ملز ہیں اور سنٹرل پنجاب کی شوگر ملوں کا تو سب کو پتا ہے کہ وہ اس وقت پٹ رہی ہیں اور ان کے مالکان کا کہنا یہ ہے کہ ہمیں شوگر کی cost جو ہے وہ 50 روپے سے اوپر پڑ رہی ہے اور اس وقت ایکس مل ریٹ 50 روپے سے نیچے ہے جس پر وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تو default پر ہیں۔ تقریباً 99.71 فیصد ملز کی paymentsہوئی ہیں تو اس میں سے ابھی 9 ملز ایسی ہیں جو defaultپر ہیں اور ان کے خلاف قانون کے تحت جو سخت سے سخت کارروائی کی جا سکتی تھی وہ کی گئی ہے۔بہت سی ایسی ملز تھیں جب انہوں نے paymentsدینے سے انکار کیا تو لوگوں کا pressure builtہوا تو ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذریعے ان کے سٹاکس کو ضبط کیا اور انہیں sealکیا مگر جو سٹاکس ملز کے اندر ہوتے ہیں وہ انہوں نے alreadyبنکوں کے ساتھ ان کا لین دین ہوتا ہے وہاں پر انہوں نے pledgeکئے ہوتے ہیں تو ملز نہیں بلکہ بنک جب کورٹس گئے تو کورٹس نے ڈیپارٹمنٹ کو اور حکومت کو instructionsدیں کہ آپ ان کے سٹاکس کو فروخت کر سکتے ہیں اور فروخت کر کے کسانوں کو خود پیسے نہیں دیں گے بلکہ ان کے بنک اکاؤنٹس میں جمع کروائیں گے۔اس طرح کا processہے تو 9 کے قریب ملز ایسی ہیں جن کی paymentsابھی بھی رہتی ہیں تو یہ جو 55 کروڑ روپے بتا رہا ہوں یہ ان 9 ملز کی paymentsہیں۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور آج بھی ایک ملز کی عدالت میں hearingہے اور اگر آج ہی ہمیں عدالت سے clearanceملتی ہے تو فوری طور پر ہمارے پاس ان کے جو سٹاکس ہوتے ہیں، جو ان کے قرقی کے ordersہوتے ہیں، ان کو forceکر کے ہم ان سے پیسے لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں ایک اور چیز عرض کروں گا کہ شوگر کا جو crises آیا اس کی قیمت کے حوالے سے ملز والے کہتے ہیں کہ اس کی actual costسے کم ہے تو حکومت نے انہیں ریلیف دینے کے لئے پانچ لاکھ میٹرک ٹن شوگر ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دی۔ڈیپارٹمنٹ نے اس کو link upکیا کہ ایکسپورٹ وہ مل کر سکے گی، یہ ان کا business interestہے کہ انہوں نے ایکسپورٹ کرنی ہے کیونکہ باہر اچھی paymentمل رہی ہے تو حکومت نے اور پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے اس کو linkکیا کہ وہ ملز ایکسپورٹ کر سکے گی جس کے dues clearہوں گے۔اب چونکہ ان کا اپنا interestہے اور نیا سیزن بھی

آنے والا ہے تو ہم انشاءاللہ پر امید ہیں کہ یہ جو 55 remaining کروڑ کے قریب کی payments within few days ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ میں نے عرض کی ہے کہ ایک تو نیا سیزن شروع ہونے والا ہے اور دوسرا یہ کہ پانچ لاکھ میٹرک ٹن شوگر کی حکومت نے انہیں ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دینی ہے تو اس میں وہ اپنے business interest کے لئے بھاگیں گے کہ ہم اس کو ایکسپورٹ کر لیں تاکہ وہ break even بن جائیں یا profit بنائیں تو اس حوالے سے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے ایک شق رکھی ہے کہ جب تک ملز کے dues clear نہیں ہوں گے وہ ملز ایکسپورٹ میں نہیں جا سکے گی۔

جناب سپیکر! تیسرا یہ کہ آج بھی غالباً ایک ملز کا عدالت سے فیصلہ آنا ہے تو day by day جیسے عدالت سے فیصلہ آتا ہے تو ہماری first priority یہی ہوتی ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہمارے ساتھ بالکل attach ہوتی ہے کہ ہم ان کی payments لے کر دیں۔ خواہ ان کے پڑے ہوئے سٹاکس کو نیلام کر کے یا ان کے سٹاکس کو فروخت کر کے court میں جو پیسے banks کے جمع ہیں ان سے لے کر دیں۔ ہماری No one's priority یہی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں if I am not wrong ایک شوگر ملز ایسی ہے جس کا عدالت میں matter نہیں ہے لیکن payments ابھی بھی لوگوں کی بقایا ہیں اس کے لئے پھر کیا کرنا چاہیئے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے 9 ملیں ایسی ہیں جن کے میں نام پڑھ کر سنا دیتا ہوں جن کی طرف payments ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ کی انفارمیشن غلط ہے لیکن اگر اس طرح کی بات ہے کہ جس مل کا matter کورٹ میں نہیں ہے اور اُس نے payments دینی ہیں اُس کے خلاف قانون کے مطابق اگر فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایکشن نہیں لیا تو میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں کہ اگر کوئی اس طرح کی بات ہے تو یہ بہت بڑا blunder ہے فوری طور پر اُس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

MR SPEAKER: Let me know.

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں پہلے اُنہیں بات کرنے دیں جن کا سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال کیا ہے اس میں یہ پوچھا ہے کہ جو 11,72,68,46,699/ روپے ہیں یہ recover ہوئے ہیں یا نہیں باقی باتوں سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے میرا ایک لائن کا سوال ہے اس کا جواب مجھے چاہئے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے کوشش کی ہے میں نے اسی سے بات شروع کی ہے معزز ممبر مئی کی بات کر رہے ہیں کہ 11,72,68,46,699/- روپے ہے جب مئی میں ان کا سوال آیا تھا تو اُس وقت growers نے اتنی ہی payments لینی تھیں۔ میں آج ابھی کی بات کر رہا ہوں کہ ابھی جو ہم نے payments دینی ہیں میں بہت simple کر کے بتا رہا ہوں کہ ابھی جو payments ہیں وہ 50 سے 60 کروڑ روپے کے درمیان ہیں جو ریکارڈ پر ہے اگر اس کی مکمل figures لاکھوں ہزاروں اور سوؤں میں بھی کہیں گے تو وہ بھی جیسے ہی وقفہ سوالات مکمل ہوتا ہے میں معزز ممبر کو اس کی detail written میں دے کر ان کی تسلی کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ 50 سے 55 کروڑ روپیہ دینا ہے تو جو 11۔ارب روپے تھے لازمی بات ہے وہ reduce ہو کر ہی 50 سے 55 کروڑ روپے ہیں۔ میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ اتنے دینے ہیں اور اس کی percentage بھی بتا دیتا ہوں کہ 99.71 فیصد payments ہو چکی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک لائن کا جواب ہے ظاہر ہے منسٹر صاحب تیاری کر کے ایوان میں آئے ہوں گے۔ میری آپ کے توسط وزیر موصوف سے گزارش ہے مجھے صرف یہ بتا دیں کہ اس وقت اتنا outstanding ہے، اتنا زمینداروں کا پیسا ملز والوں کے پاس پڑا ہوا ہے اگر نہیں تو آپ اس سوال کو pending کر لیں یا کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔ اس کے اوپر بحث ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ منسٹر صاحب 50,60 کروڑ کے درمیان کہہ رہے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں دوسری مرتبہ عرض کرتا ہوں۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! زمیندار بے چارے کو درمیان میں رکھا جاتا ہے۔ انہوں نے جو 15-2014 کی تفصیل دی اس کو پڑھیں اور دیکھیں کہ 15-2014 کا جو پیسا ہے اُس میں

06-10-2015کو کوئی سٹے آرڈر کسی مل نے لے لیا اگر پرچہ دیا تو شق506کا پرچہ مل والوں کے خلاف دے دیا۔ زمیندار 506کا پرچہ اُٹھائے پھریں گے، مجھے پہلے اس بات کا جواب چاہئے کہ اس وقت کتنا outstandingہے، صرف ایک لائن کا جواب چاہئے منسٹر صاحب بتادیں کہ اتنے پیسے باقی ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ابھی57کروڑ روپے ملوں کی طرف واجب الادا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! آپ نے اس سلسلے میں ایک سپیشل کمیٹی بنائی لیکن وہ کمیٹی بھی ایک پیسا بھی recoverنہ کرواسکی۔ منسٹر صاحب جو figuresدے رہے ہیں وہ بالکل غلط ہیں یہاں بابا فرید شوگر مل کے ownersکو بلایا گیا، اُن سے detailلی گئی، ہماری DCیہاں کمیٹی میں آئی اُس نے کہا کہ میں بے بس ہوں وہاں آج تک ایک پیسے کی recoveryکسی کو نہیں دی گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! دو دن پہلے جو کسان اتحاد والے یہاں آئے تھے سیکرٹری زراعت بھی یہاں موجود تھے تو یہی issueاُٹھا تھا تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ محکمہ جو figuresدے رہا ہے وہ جس طرح منسٹر صاحب55کروڑ روپے فرما رہے ہیں تو وہ کسان اتحاد والے کہہ رہے تھے کہ ایک ارب روپے سے زیادہ صرف قصور کے کاشتکاروں کی رقم ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب latestبتا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! یہ تین دن پہلے کی بات ہے یہ latestہی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ جو شوگر ملوں نے چیک جاری کئے تھے وہ چیک ownerنہیں ہوئے یہ اُن کی بھی paymentsاپنے ریکارڈ میں درج کر رہے ہیں یہ ایوان کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ مذاق کر رہا ہے، کاشتکار سڑکوں پر ہے سڑکیں بند کی ہوئی تھیں اور کمیٹی روم میں لاء منسٹر صاحب بھی موجود تھے اور وہاں ساری detailمیں discussہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مذاق کی بات، ایسی بات نہیں ہے یہ الفاظ ٹھیک نہیں ہیں آپ کی مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ اب اُن کو پوچھنے دیں جن کا سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تفصیل جو ایوان کی میز پر رکھی گئی ہیں اس کے اوپر لکھا گیا ہے کہ واجب الادا رقم خانیوال 298.04 ملین، قصور 678.82 ملین یہ آپ کا ضلع ہے ،ننکانہ 198.95 ملین، اوکاڑہ 20.05 ملین یہ ٹوٹل 1195.97 ملین ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال کو اچھی طرح سے دیکھ کر آپ سے درخواست کی ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے یہ غلط ہے یا وہ جو کہہ رہے ہیں اس میں سے کون سی بات غلط ہے اس کا بتا دیں؟

جناب سپیکر: جناب جاوید علاؤالدین ساجد! آپ تو اُس سب کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں۔

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! میں اُس کمیٹی کا چیئرمین تھا لیکن ہم وہ recovery نہ کروا سکے۔ ایگری کلچر کی سٹینڈنگ کمیٹی کی 19 تاریخ رکھی ہوئی تھی اب وہ pending کر دی گئی ہے بابا فرید شوگر مل کا DC صاحبہ ریکارڈ لے کر آرہی تھی تو پتا چل جاتا انہوں نے ایک پیسے کی payment نہیں کی ہوئی۔

جناب سپیکر! میرے بھائی معزز ممبر نے جو بات کی ہے کہ چیک جاری کر دیئے گئے ہیں لیکن وہ dishonor ہوئے اور وہ اُن کو اپنے کھاتے میں ڈال رہے ہیں کہ یہ ہم نے پیسے دے دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرتا ہوں بہاولپور میں اشرف شوگر مل ہے، فیصل آباد میں تاندلیانوالہ شوگر مل ہے، بہاولنگر میں آدم شوگر مل ہے، چنیوٹ میں دریا خان ہے، اوکاڑہ میں بابا فرید شوگر مل ہے اسی طرح میں نے 9 ملز کا کہا ہے میرے پاس یہ ریکارڈ میں ہے۔ ایوان نے اس پر ایک کمیٹی بنائی تھی اُس سے رپورٹ لینی چاہئے اور میں نے جو بات کہی ہے میں اُس بات پر بالکل سٹینڈ کر رہا ہوں اور اس پر خدانخواستہ الجھنے کی بات نہیں ہے میں نے کہا ہے کہ 50,60 کروڑ روپے قابل ادا ہیں میں نے یہ ڈیپارٹمنٹ کے behalf پر کہا ہے۔

جناب سپیکر: غالباً 57 کروڑ روپے۔

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):جناب سپیکر!جی،غالباً57کروڑروپے۔میں فلور پر بات کر رہا ہوں اگر میں یہ غلط بات کر رہا ہوں تو ہمیں بالکلseriouslyاس معاملے پر بیٹھ جانا چاہئے کہ اگر میں تیسری مرتبہ بھی اُسیstatementپر کھڑا ہوں،میرے ڈیپارٹمنٹ کے سارے آفیسرز یہاں پر موجود ہیں تو جو بات میرے معززcolleagueنے کی ہے کہ اتنے ملین تھا،اتنے ملین تھا میں اُس سےdenyنہیں کر رہا وہ جو رپورٹ ہے وہ ہم ہی نے دی ہوئی ہے وہ مئی میں بالکل ایسے ہی تھا۔آج جو میں نے کہا ہے آپ بالکل اُس کو چیلنج کر دیں میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ99.71فیصد جوpaymentsہیں یہ ریکارڈ ہے آپ پچھلے تین چار سال کا ریکارڈ اُٹھا کر دیکھیں اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو یہ باتیں ریکارڈ پر آ رہی ہیں یہ ایوان کے ساتھ مذاق ہو جائے میں اس کوfaceکرنے کے لئے تیار ہوں ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز کی موجودگی میں گورنمنٹ کا نمائندہ یہ بات کر رہا ہے تو پھر مجھے اپنی بات پر کھڑا ہونا ہے ہر صورت میں کھڑا ہونا ہے اس میں تو کوئی الجھاؤ والی بات نہیں ہے میں تو خود آفر کرتا ہوں کہ وہی کمیٹی جو اس ایوان نے بنائی تھی آپ نےconstituteکی تھی اُسی کے ذمے یہ لگا دیں کہ یہ جانچ پڑتال کر لیں۔

جناب سپیکر!بات دوسری طرف نکل جائے گی میں بالکل اپنے بزنس کی طرف ہوں یہ جو کسان اتحاد ہے اُن سے ہم دن رات اکٹھے ہو رہے ہوتے ہیں ضروری نہیں ہے کہ جو چیز ٹی وی پر نظر آئے وہی ہو رہی ہے ہم تو اپنی راتوں کی نیندیں خراب کر کے اُن کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُن کی جو ڈیمانڈ تھیں وہ الگtopicہے اُس پر آپdebateرکھ لیں۔معزز ممبرquestionerبھی میرے ساتھ بیٹھ جائے اور یہاں پر جو کمیٹی بیٹھی تھی اُن کی ڈیمانڈ میں یہ تھا وہ تو ہمیںappreciateکرتے ہیں۔

جناب سپیکر:اس بات کو بعد میں کریں گے۔میرے خیال میں وہ بات ابھی آئے گی۔

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):جناب سپیکر!جو کہتے ہیں جوpaymentsاس دفعہ ہوئیں ہیں وہ اس طرحpaymentsنہیں ہوئیں میں پھر بھی کہہ رہا ہوں99.71 percent paymentsہم نے کی ہیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!وہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:میاں صاحب!منسٹر صاحب نے آپ کوfiguresبتا دیئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر !میری صرف ایک بات سن لیں جز(د)میں نے پوچھا ہے اس وقت صوبہ کی شوگر ملوں نے کتنی رقم کی ادائیگی کسانوں کو کرنی ہے۔اس کا جواب ہے کہ سال17-2016 پنجاب کی41شوگر ملوں نے مبلغ۔/1,30,73,05,76,332روپے کا گنّا خریدا یہ جواب ہی غلط ہے جو کچھ میں آپ کو کہہ رہا ہوں میں نے آج تک غلط بات کبھی اس ایوان میں نہیں کی۔یہ آپ کے سامنے ہے دوسری طرف میں نے یہ آپ کو آپ کے ضلع کا پیسا بتایا ہے اس جواب میں یہ ساری بات ہی غلط ہے آپ کی مرضی ہے آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کریں۔

جناب سپیکر!میں تو صرف یہ کہتا ہوں آپ جز(د)کے سوال کو پڑھ لیں،جواب کو پڑھ لیں، اس لسٹ کو پڑھ لیں ٹوٹل غلط ہے۔

جناب سپیکر: جناب جاوید علاؤالدین ساجد!آپ کی سربراہی میں زراعت کی جو سب کمیٹی موجود ہے یہ معاملہ اُس کے سپرد کیا جاتا ہے آپ اس معاملہ کو دیکھیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ) کا ہے۔جی،ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میرا سوال نمبر8635ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں دودھ میں کھاد کی ملاوٹ اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8635: **جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں کھاد،سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ اور ملاوٹ شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے سال 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ایسے دودھ فروش / دودھ تیار کرنے والے مافیا کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹرز اور ڈپٹی کمشنر کے نامزد افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر ریڈز کرتے ہیں اور ملاوٹ شدہ دودھ تیار کرنے والی جگہوں کو سیل بھی کیا جاتا ہے۔ ملزمان کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز سے دودھ میں ملاوٹی اشیاء کی چیکنگ کے لئے تیار شدہ کٹ حاصل کی جا رہی ہیں جس سے ملاوٹ کے ناسور پر قابو پانے میں مزید مدد ملے گی۔

(ب) دودھ کی سپلائی کے لئے کیمیکلز کے ڈرم استعمال کرنے والے مالکان کے خلاف مؤثر انداز میں کارروائی کی جا رہی ہے۔ دودھ کو موقع پر ہی ضائع کروا دیا جاتا ہے اور ملزمان پر بھاری مقدار میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کیمیکل ڈرموں کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔

(ج) ملاوٹ شدہ دودھ کی تیاری اور سپلائی کو روکنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا چکے ہیں۔

سال	سیلڈ پوائنٹ	ایف آئی آر	گرفتار
2015	19	0	0
2016	26	2	5
2017	10	2	3
ٹوٹل	55	4	8

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (ج) سے شروع کروں گا اس میں پوچھا گیا تھا کہ 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز ایسے دودھ فروش دودھ تیار کرنے والے مافیا کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟ انہوں نے جواب میں کوئی کارروائی نہیں بتائی لہٰذا یہ کارروائی بتا دیں اور ایسے مافیا کون کون سے ہیں وہ بھی بتا دیں۔ انہوں

نے اقدامات تو کوئی نہیں بتائے بس یہ بتا دیا ہے کہ 2015 میں 19 پوائنٹ سیل کئے تھے ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر اور گرفتاری نہیں ہوئی۔2016 میں 26 پوائنٹ سیل کئے گئے، دو ایف آئی آر ہوئی اور پانچ گرفتار ہوئے۔2017 میں دس پوائنٹ سیل ہوئے، دو ایف آئی آر ہوئیں اور تین گرفتار ہوئے۔

جناب سپیکر! میں نے specific پوچھا تھا کہ یہ کون سے لوگ ہیں، کن کن لوگوں پر جرمانہ ہوا، کیا کارروائی کی گئی اور اس کا کیا تدارک کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میرے بھائی کی جز (ج) کے جواب پر reservation ہے تو جو جز (الف) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ کے انسپکٹر اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے نامزد افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر ریڈز کرتے ہیں۔ اب تھوڑی سی تبدیلی ہوئی ہے وہ یہ کہ ان کا سوال 25۔جنوری 2017 کا تھا جبکہ فوڈ اتھارٹی جیسا کہ سب کو پتا ہے اس کی activity زبان زد عام ہے۔ جب یہ شروع میں establish ہوئی تو یہ لاہور کی حد تک تھی اس کے بعد جب اس کی performance دیکھی گئی تو میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق اس کو big cities میں لے کر گئے۔ جب انہوں نے سوال کیا تھا تو غالباً اُس وقت ساہیوال اس میں نہیں تھا اس لئے فوڈ اتھارٹی اس وقت وہاں پر functional نہیں تھی یہ 14۔اگست سے functional ہے مگر وہاں پر activities جاری تھیں جیسا کہ جز (الف) میں جواب دیا گیا۔ 14۔اگست کو اس کی inauguration وزیر کے طور پر میں خود کر کے آیا ہوں۔ اگر یہ اب اس کا ڈیٹا مانگیں تو ہم اُن کے نام اور تمام activities اِن کو دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ایک بات ضرور بتانا چاہوں گا کہ میں خود ساہیوال جاتا ہوں اور ملاوٹ مافیا کو میں نے خود دیکھا ہے۔ وہ جگہ باہر سے ایسے ہی نظر آتی ہے جیسے یہ کوئی ڈیری فارم ہے۔ وہاں اچھا خاصا setup نظر آتا ہے، باہر بڑا گیٹ نظر آتا ہے، اندر جائیں تو 10,20,50 بھینسیں نظر آتی ہیں، چارہ لگی گراؤنڈ نظر آتی ہے اور وہ کمرہ جو انہوں نے milk collection کے لئے بنایا ہوتا ہے وہ بھی نظر آتا ہے۔ چونکہ میں خود اس بزنس سے related ہوں تو 10,20 بھینسوں کے دودھ کی جب آپ

milking کرتے ہیں تو یہ possible نہیں ہے کہ وہ دودھ چار، پانچ بڑے ٹینکرز میں جائے۔ وہاں ان کے premises میں چار، پانچ بڑی دودھ کی گاڑیاں کھڑی تھیں۔

جناب سپیکر! میں خود witness ہوں یہ ساہیوال کی بات ہے۔ گاڑیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا، ہمارے پاس موبائل لیب موجود ہے جب معائنہ کیا گیا تو وہ ملاوٹی دودھ تھا جس کو وہیں موقع پر discard کر دیا گیا۔ اب کوئی بھی بندہ باہر سے آئے گا تو وہ یہی سمجھے گا کہ یہ تو ڈیری فارم ہے، وہاں پر 40,50 بھینسیں موجود ہیں، بکریاں ہیں اور جانوروں کے لئے بڑی چراگاہ بھی بنی ہوئی ہے مگر وہاں ایک بڑے ہال میں adulteration ہو رہی تھی۔ ہم نے اس طرح کی چیزیں خود detect کی ہیں۔ ان کی main consumption بڑے شہروں میں ہوتی ہے، لاہور ایک میٹروپولیٹن سٹی ہے یہاں پر بہت بڑی آبادی ہے یہاں پر دودھ کی بہت consumption ہے۔ ہم نے ان کے خلاف وہاں پر بھی ایکشن کیا، ان کے ڈیروں کو سیل کیا، اسی اسمبلی نے لاء کو strengthen کیا، لاء کے مطابق ان کو punishments دی گئیں اور ان کے مالکوں کے خلاف ایف آئی آرز درج ہوئیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلی بنیادی بات تو یہ ہوتی ہے کہ جو دودھ جانور کے ذریعے نہیں آتا بلکہ کسی دوسرے ذرائع اور process سے بنتا ہے اس کو ہم فوری طور پر discard کر دیتے ہیں۔ لاہور کے چار پانچ main entry points پر ہم فجر سے پہلے ناکے لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود اس کی monitoring کر رہا ہوتا ہوں، دودھ کو موبائل لیب سے چیک کرتے ہیں اگر اس میں adulteration ثابت ہو جائے تو بغیر کسی حیل حجت کے اس کو discard کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہماری activities ہیں اور جو ملک صاحب کا سوال ہے اس کا بھی بتا دیا گیا ہے کہ پانچ لوگ پکڑے گئے، تین لوگ پکڑے اور آٹھ لوگ پکڑے گئے۔ جب انہوں نے سوال کیا تھا اس وقت وہاں پر فوڈ اتھارٹی نہیں تھی۔ 14۔اگست سے ساہیوال میں اس کی inauguration ہوئی تھی اور میں خود وہاں موجود تھا۔ اب انہیں figures چاہئیں تو وہ ان کو مل جائیں گی۔

جناب سپیکر: اس inauguration میں ان کو بلایا تھا، کیا یہ تشریف لائے تھے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ settled چیزیں نہیں ہوتیں۔ اگر آپ پندرہ منٹ یا دو گھنٹے لیٹ ہوتے ہیں تو یہ مکروہ دھندا کرنے والے لوگ وہاں پر نہیں ملتے۔ یہ اپنا setup تبدیل کر کے

دوسرے کسی محلے میں لے جاتے ہیں۔ انہوں نے صرف دکھاوے کے لئے رکھا ہوتا ہے ورنہ ان کا setup تو دو کمروں میں چل جاتا ہے۔ کئی مرتبہ میں ٹائم پر نہیں پہنچ سکا لیکن ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اپنیactivities کر دیتے ہیں اور جو ایکشن کرنا ہوتا ہے وہ کر دیتے ہیں کیونکہ وہاں انتظار نہیں ہو سکتا۔ جب ریڈ ہوتی ہے تو پھر انتظار نہیں ہوتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بلال صاحب میرے سینئر ہیں انہوں نے بڑا اچھا جواب دیا ہے لیکن میری سمجھ کے مطابق سپیکر صاحب نے میرا پوچھا ہے کہ اس inauguration میں مجھے بلایا تھا یا نہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! Inauguration کے بعد کام جاری ہے اور یہ تو دن رات کرنے والا ہے جب ہم جائیں گے تو ان کو ساتھ لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: ان کو ساتھ رکھا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا تھا۔ جس طرح منسٹر صاحب نے جز (الف) کا بتایا ہے اگر آپ جز (الف) کو دیکھیں تو اس میں ہے کہ پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر ریڈز کرتے ہیں، ملاوٹ شدہ دودھ تیار کرنے والی جگہوں کو سِیل کیا جاتا ہے اور ملزمان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز سے دودھ میں ملاوٹی اشیاء کی چیکنگ کے لئے تیار شدہ کٹ حاصل کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی کٹ تو آئی نہیں ہیں تو پھر دودھ کیسے چیک ہو رہا ہے؟ اگر یہاں ڈی جی فوڈ اتھارٹی ہوتے تو منسٹر صاحب اُن سے پوچھتے۔ میں سب سے پہلے تو خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ساہیوال میں فوڈ اتھارٹی کا قیام کیا۔ میں ان کو welcome کرتا ہوں اور ان کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی کٹ حاصل نہیں ہوئیں۔ ساہیوال میں ایک چرچ روڈ ہے جو بہت بڑا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے لاہور میں فوڈ سٹریٹ ہے۔ وہاں پر ایک اے ڈی ٹی سٹال ہے، جب اِن کے پاس کٹ

ہی نہیں ہے تو اس چائے والے کو پانچ ہزار جرمانہ کیسے کر دیا؟ یہ ان بڑی بڑی فیکٹریوں پر تو ریڈ کر نہیں رہے جہاں سے دودھ آتا ہے اور بے چارے چائے والے جو دس، پندرہ روپے چائے کا کپ بیچتے ہیں ان کو ہر روز جرمانے کئے جا رہے ہیں۔ وہ چائے والا ایک نہیں ہے بلکہ ایسے بے چارے سینکڑوں ہیں۔

جناب سپیکر: تو کیا پھر ان کو یہ چھوڑ دیں؟

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جہاں سے source بن رہا ہے اس کے خلاف تو کارروائی کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ کے پاس کٹ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پھر یہ ان کو ignore کر دیں؟

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز سے دودھ میں ملاوٹی اشیاء کی چیکنگ کے لئے تیار شدہ کٹ حاصل کی جا رہی ہیں۔ ابھی کٹ تو آئیں نہیں پھر ان کو کیسے الہام ہو جاتا ہے کہ دودھ خراب ہے؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو کِٹ کے بارے میں بتا دیتے ہیں۔

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! جو 14۔اگست کو inauguration ہوئی ہے شاید انہی وجہ سے یہ رہ گئے کہ انہوں نے دھیان نہیں دیا۔ (قہقہہ)

ان کا سوال 24۔ مئی کا ہے۔مانی جا سکتی ہے بات جو لکھی ہوئی ہے کہ ہمارے پاس ساہیوال میں kit available نہ ہو۔ آج ساہیوال میں kit موجود ہے۔ وہاں پر موبائلز لیب چلی گئی ہیں اور by the end of this year تمام 36 سے 36 ڈسٹرکٹس میں موبائل kits۔۔۔

جناب سپیکر: جب وہ گاڑی ان کے سامنے آتی ہے تو یہ منہ ادھر کر لیتے ہیں۔ ان کو پتا نہیں چلتا اور وہ چپکے سے گزر جاتی ہے۔

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! شروع شروع میں، میں جب کیمرے کی آنکھ کے سامنے آتا تھا، اب تو avoid کرتے ہیں اور بہت زیادہ دوستوں کا پریشر آتا ہے مگر کام جاری رکھنا ہے، strategy change کی ہے تو اس وقت مجھ پر یہ بھی criticism ہوئی تھی کہ آپ کسی premises میں جاتے ہیں یا دودھ کی adulteration کو lead کر رہے ہیں تو آپ اپنی expertise تو بتائیں وہ کیا ہے؟ ان کی

بات میں وزن تھا مگر جب آپ practically چلتے ہیں اور legwork کرتے ہیں تو اس طرح کی adulteration کو۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ اپنی طرف سے خود ہی آپ کو شاباش دیں گے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس میں expertise کی ضرورت نہیں ہوتی جب آپ آنکھوں سے چیزیں دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کو خود سمجھ آجاتی ہے کہ کہاں پر دو نمبری ہو رہی ہے، دوسری بات جو محمد ارشد ملک صاحب نے کی تو یہ وقفہ سوالات ہے یہاں پر میرا دل چاہتا ہے اور میں بھرپور طریقے سے اظہار خیال کرتا ہوں، میں نیشنل اسمبلی میں بھی رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اُدھر سے بھی آنے دیں، سردار صاحب بھی چاہ رہے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! بسم اللہ ہمارے بھائی ہیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کو سوال کر لینے دیں، آپ کیا کرتے ہیں؟ وہ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا سوال رہ گیا ہے وہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی، باقی غیر ضروری ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ خود فرماتے ہیں کہ یہ جتنے جز ہیں ان کو discuss کر لیا کریں۔ جز (ب) ٹھیک ہے اور جو منسٹر صاحب نے کہا ہے ان کی مہربانی اور میں آپ کے حکم پر بھی اور اس حکم سے پہلے بھی ہم ان کو ہمیشہ appreciate کرتے ہیں کہ ان کا بڑا اچھا کام ہے۔

جناب سپیکر: جی، dictation آگئی ہے، آپ نے سنا نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کو appreciate کر رہے ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کریں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کا بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جس بات پر منسٹر صاحب کی توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکل ڈرموں میں سپلائی کیا جا رہا ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے

جواب دیا ہے کہ دودھ کی سپلائی کے لئے کیمیکل کے ڈرمز استعمال کرنے والے مالکان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جارہی ہے اور دودھ کو موقع پر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ پچھلی رات ہمارے ایم این اے پیر عمران شاہ صاحب کا عرس تھا، میں ادھر ساہیوال گیا تھا اور صبح 7:00 بجے آیا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کن کا عرس تھا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پیر عمران شاہ ہمارے ایم این اے ہیں ان کے والد صاحب کا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! وہ زندہ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صبح ساہیوال سے سات بجے آیا ہوں تو وہ نیلے ڈرمز جو کیمیکل والے ڈرمز ہیں، چار موٹر سائیکلوں پر ان ڈرمز میں دودھ لے کر شہر کی طرف جا رہے تھے۔ یہ بڑا خطرناک ہے تو میری submission ہے کہ ان کے خلاف ایسی کارروائی کی جائے، ہمارے شہروں میں جو دودھ سپلائی ہو رہا ہے تو ان کے لئے کوئی مخصوص حکم جاری کیا جائے یا فوڈ اتھارٹی ان کے خلاف کوئی ایکشن لے اور ایسے جو کیمیکل والے ڈرمز ہیں ان کے استعمال کرنے پر پابندی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! محترم جن نیلے ڈرموں کی بات کر رہے ہیں تو اسی ایوان نے ان کو ban کیا ہے۔ میں نے یہاں پر بات کی ہے اور میرا بھائی کے ساتھ بہت ادب اور احترام کا رشتہ ہے مگر وہ سوال کر کے گیلری کے ساتھ نہ کھیلیں اسی ایوان نے ان کو ban کیا ہوا ہے۔ اب فوڈ گریڈ ڈرم کے علاوہ فوڈ آئٹم کے لئے کوئی اور ڈرم استعمال نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کر رہا ہے تو وہ illegal act ہے تو illegal act پر بالکل ہماری توجہ ہے اور ہم اسے روکتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری انہوں نے بات کی کہ پیر عمران شاہ صاحب کا عرس ہے تو وہ میرے بھائیوں کی طرح عزیز ہیں اور بطور ایم این اے وہ میرے colleague رہے ہیں اور جب inauguration ہوئی تو وہ میرے ساتھ تھے۔ الحمدللہ وہ حیات ہیں اور ان کا عرس میں نہیں سنا سکا کہ ان کا عرس ہے وہ 14۔اگست کو میرے ساتھ تھے۔

جناب سپیکر: جی، ان کے سوال کا جواب دیں۔ ڈوگر صاحب! سوال پوچھیں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! اگر برائی کو ختم کرنا ہے تو چور کو نہیں چور کی ماں کو پکڑیں۔ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں، آپ چھاپے مار رہے ہیں، پکڑ رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جو یہ دو نمبر دودھ کے ingredients ہیں ان کو import کرنے کی اجازت وفاقی سیکرٹری دے رہا ہے، وفاقی حکومت دے رہی ہے اور ان پر ڈیوٹی دن بدن کم کی جا رہی ہے جو ضرورت کی چیزیں ہیں ان کی ڈیوٹی بڑھائی جا رہی ہے لیکن جو دو نمبر کام میں white milk اور گندا آئل استعمال ہوتا ہے اس پر ڈیوٹی بھی کم کی جا رہی ہے لیکن وہ import کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کو اسی جگہ روک دینا چاہئے تاکہ اگر میں دو نمبر دودھ بنانا چاہتا ہوں تو مجھے وہ ingredients نہ ملے تو میری آپ کے توسط سے صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے گزارش کرے کہ ان پر پابندی لگائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے آپ کبھی بھی دو نمبر دودھ نہیں بنائیں گے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں کہ اگر کوئی آدمی کرنا چاہتا ہے تو ان کو ingredients نہ ملے۔

جناب سپیکر: جی، وہ ingredients کی بات کر رہے ہیں جو import کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ نے کوئی تحرک کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! پہلے میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کام کو سراہا جو اچھا کام کر رہے ہیں، جو انہوں نے دوسری بات کی وہ میں صحیح طریقے سے سن نہیں سکا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو کیمیکل آپ باہر سے import کر رہے ہیں جو دودھ میں استعمال ہوتا ہے اس کو بند کرانے کے لئے اقدامات کریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! وہ import ہو رہا ہے، گندا آئل آ رہا ہے جو مکس کیا جا رہا ہے وہ بھی چائنا سے import کیا جا رہا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ یہ دونوں چیزیں ہمارے ریڈار پر موجود ہیں اور ایک چیز جس پر پورے ایوان کا کریڈٹ ہے انہوں نے جو آئل کی بات کی ہے اس کو چھ سے سات مہینے ہو گئے ہیں وہ loose oil legally بکنا ban ہے۔ اگر کوئی بیچ رہا ہے جس طرح میں نے نیلے ڈرمز کی بات کی ہے، اسی طرح loose oil جو traceable نہیں ہے جس پر کوئی tag نہیں لگا ہوا جسے ہم trace نہیں کر سکتے کہ کہاں پر بن رہا ہے تو وہ ban ہے اور اسی ایوان اور آپ سب نے مل کر ترمیم کر کے law کو strengthen کیا۔ اب loose oil بک نہیں سکتا اور جو بندہ بھی بیچ رہا ہے وہ illegal act کر رہا ہے۔ آپ کے ہاں بک رہا ہے یا کسی اور کے ہاں بک رہا ہے تو اس کا right ہے کہ وہ اس کی complain کرے اور اس کے خلاف ایکشن ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ دوسری بات کر رہے ہیں کہ جو ان کے ingredients ہیں جو import ہوتے ہیں، چونکہ یہ دودھ سے related question ہے تو میں دودھ تک بتاؤں گا کہ میں نے دودھ خود دیکھا ہے اور witness کیا ہے کہ whey powder کے ساتھ دودھ کی ایک مشین یا ایک فیکٹری ہے، washing machine whey powder کے ساتھ ہوتی تھی یہ past کی باتیں ہیں۔ اب اگر کسی premises میں ہمیں یہ خدشہ بھی گزرے کہ یہاں پر دودھ کا بزنس ہوتا ہے یا دودھ کی کوئی ڈیری ہے یا وہاں پر ہمیں کونے میں کوئی پرانا بیگ بھی مل جائے تو وہ premises بند ہو جاتی ہے اور seal ہو جاتی ہے۔ اس کو ناکوں چنے چبانے پڑتے ہیں، کئی کئی مہینے وہ کبھی کورٹوں میں جا رہا ہے اور کبھی کسی جگہ پر جا رہا ہے۔ ہم اس کے ساتھ کوئی روت رعایت نہیں برتتے کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ زہر بیچ رہا ہے اور کیسے ممکن ہے کہ بیس پچاس بھینسیں ہوں اور اس کے ساتھ ہزار لیٹر دودھ تیار ہو رہا ہو اور وہ لے کر جائے تو اس پر کوئی compromise نہیں ہے zero tolerance کے ساتھ اگر powder whey کسی shape میں بھی دیتے ہیں تو ہم انہیں ban کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ آپ نے اچھا کیا ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! اس پر ڈیوٹی لگائی جائے تاکہ وہ ہمارا اصل دودھ جو گائے بھینس سے آتا ہے اس کی ہمیں proper قیمت ملے۔ وہ لوگ whey powder سے اس لئے دودھ بناتے ہیں کہ وہ سستا بنتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سفارش کریں کہ اس پر ڈیوٹی لگائی جائے۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں ایک سوال میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ actually جو بات ہمارے فاضل اور معزز دوست کر رہے ہیں اور منسٹر صاحب بھی بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اچھی بات کر رہے ہیں۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! انہوں نے ایک بات چھوڑ دی ہے، جس کی نشاندہی نہیں ہو پا رہی تو وہ tea whitening ہے۔ Actually جو آپ دودھ پی رہے ہیں وہ دودھ نہیں بلکہ وہ tea whitener ہے۔ اب تو آپ کے جو ڈبے ہیں جیسے ترنگ ہے یا دوسرے ڈبوں پر tea whitener لکھا ہوتا ہے۔ ہم دودھ تو پی نہیں رہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات کہ آپ کیسے توقع کرتے ہیں کہ آپ 60 یا 80 روپے میں دودھ لیں کیونکہ آپ نے دودھ کی price 60 یا 80 روپے رکھی ہوئی ہے۔ آپ خود زمیندار ہیں، آپ مجھے بتا دیں کہ آپ اپنی بھینس سے دودھ نکال کر 60 روپے فی کلو میں دے سکتے ہیں؟ آپ کو وارہ نہیں کھاتا، آپ دودھ کی پرائس کو بڑھائیں تاکہ اگر کوئی زمیندار دودھ کو بیچنا چاہے تو وہ اس کو سیل کر سکے۔

جناب سپیکر: چلیں! یہ آپ کی تجویز آ گئی ناں۔ مہربانی

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ tea whitener پر ہر قسم کی دودھ سے اور milk product سے، آج آپ everyday لے لیں تو اس کے بارے میں جو جرمنی کی لیبارٹری سے رپورٹ آئی ہوئی ہے، گردوں کے لئے جو پاؤڈر استعمال کیا جاتا ہے وہ تمام milk dry میں شامل ہے۔ یہ لیبارٹری سے testing report سپریم کورٹ کے level پر آئی ہوئی ہے، کسی قسم کی کوئی کارروائی اس level پر نہیں ہو رہی۔ آج آپ دیکھیں کہ بچیوں کے چہروں پر وقت سے پہلے بال نکلنا شروع ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مہربانی۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! حمل ضائع ہونے کی ratio بہت بڑھ گئی ہے اور وہ بھی اسی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! انہوں نے یہ جو بات کی ہے میں بالکل endorse کرتا ہوں، انہوں نے بالکل ٹھیک بات کی ہے کہ tea whitener کسی صورت میں دودھ نہیں ہے، جو tea whitener ہے وہ دودھ نہیں ہے، میں تیسری مرتبہ کہتا ہوں کہ tea whitener دودھ نہیں ہے۔ اس کو ban کیا جا چکا ہے، جس طرح میں نے ابھی loose oil کی بات کی ہے، یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا بہت بڑا کریڈٹ ہے، loose oil صرف اور صرف اگر اس نے کسی اور استعمال کے لئے بکنا ہے، جس طرح کہ وہ اگر کسی جگہ پر پٹرول میں یا ڈیزل میں استعمال ہو سکتا ہے تو اس پر ہم ان کو قدغن نہیں لگاتے، otherwise وہ کسی eatery پر، کسی شاپ پر خواہ وہ بڑی ہے یا چھوٹی ہے وہاں پر loose oil نہیں بک سکتا، tea whitener کی بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں endorse کر کے کہہ رہا ہوں کہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ tea whitener کے نام پر بہت بڑا دھوکا تھا، الحمدللہ اس کو ban کر دیا گیا ہے، دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر وہ کسی جگہ پر بک رہا ہے تو وہ illegal بک رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8853 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے، وہ suspend ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8637 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال کے ہوٹلوں میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8637: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع / ڈویژن ساہیوال کے تمام ریسٹورنٹس میں ٹینکوں کا پانی استعمال کیا جا رہا ہے اور پانی میں جراثیموں کی بھرمار ہوتی ہے جس سے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع/ڈویژن ساہیوال میں ریسٹورنٹس میں جو بھی پانی پلایا جارہا ہے اگر اسے آگ پر رکھا جائے تو اس میں جھاگ پیدا ہو جاتی ہے جو انسان کے معدے، جگر اور گردوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے؟

(ج) حکومت ساہیوال ڈویژن میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(د) حکومت ٹینکوں کے پانی کے استعمال کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھارہی ہے اور کب تک عملدرآمد ہو جائے گا مکمل تفصیلات مع ایکشن سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع ساہیوال میں 14۔اگست 2017 سے آپریشنز کا آغاز کردیا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی مختلف ہوٹلز اور ریسٹورنٹس کے وقتاً فوقتاً معائنے کررہی ہے اور تصحیح کے نوٹس جاری کررہی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع ساہیوال میں مختلف ریسٹورنٹس کے معائنے کئے اور دوران معائنہ احاطے میں صفائی کے ناقص حالات، ملازمین کی ناقص جسمانی حالت اور گندے برتنوں کے استعمال جیسی وجوہات سامنے آئیں البتہ پانی سے جھاگ پیدا ہونے سے متعلقہ کوئی کیس منظر عام پر نہیں آیا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع ساہیوال میں 14۔اگست 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد کارروائیوں کا آغاز کیا اس دوران پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مختلف ریسٹورنٹس پر 980 معائنے کئے اور چیکنگ کے بعد ناقص کارکردگی مختلف ہوٹلوں کو سربمہر کرکے بھاری جرمانے عائد کئے جبکہ 850 کو تصحیح کے نوٹس جاری کئے۔

(د) اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مختلف جگہوں کے معائنے کررہی ہے اورانہیں زیر نگرانی رکھا ہوا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کررہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہورہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"حکومت ٹینکوں کے پانی کے استعمال کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور کب تک عملدرآمد ہو جائے گا، مکمل تفصیلات مع ایکشن سے ایوان کو آگاہ کریں۔"

جناب سپیکر! وہ پتا نہیں چل رہا کہ انہوں نے کیا ایکشن کیا ہے؟ اب یہ 14۔ اگست کے بعد کا بتا دیں کہ 14۔ اگست کے بعد کیا ایکشن ہوا ہے، کن کن جگہوں پر ہوا ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے؟ یہ بڑا specific سوال پوچھا گیا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں specific سوال کا specific طریقے سے ہی جواب دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ خود پڑھ لیا، ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے یہ پڑھا کہ 14۔ اگست سے وہاں پر ہم نے کام شروع کر دیا ہے، ان کے سوال کا یہ حصہ ہے جو میں نے ابھی پڑھا ہے، اسی specific portion پر میں آتا ہوں کہ پانی کھولتے ہیں تو اس میں سے جھاگ نکلتی ہے تو انہی کی complaint کو لے کر ہم نے باقاعدہ طور پر وہاں پر search کی، نمونے اکٹھے کئے، اس کی detail میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے، میں ان کو الگ سے دے دیتا ہوں، کسی جگہ پر یہ detect نہیں ہوا کہ پانی کھولیں تو اس میں سے جھاگ نکلتی ہے، ان کے سوال کا اگر آپ یہ حصہ پڑھیں تو اس میں ان کا یہ لکھا ہوا ہے۔ ہاں، یہ complaint ضرور آئی کہ کئی جگہوں پر کیونکہ وہاں پر چھوٹی بڑی بہت سی eateries ہیں اور وہاں پر پہلی دفعہ فوڈ اتھارٹی introduce ہوئی ہے تو اس نے جس طرح لاہور میں شاندار performance دی ہے اسی طرح وہ ہر ضلع میں جا کر اپنی performance کو replicate کر رہی ہے تو اس میں یہ ہے کہ اس حد تک تو ان کی بات ٹھیک ہے کہ پانی کے جو نمونے اکٹھے کئے وہاں پر کئی جگہوں پر وہ جو پانی گندا تھا، پانی میں وہ جو required minerals ہوتے ہیں وہ موجود نہیں تھے، ان کا deficit تھا مگر کسی جگہ پر بھی جھاگ وغیرہ کی complaint نہیں آئی، انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ پانی کھولیں تو اس میں سے جھاگ نکلتی ہے، ایسا نہیں ہے۔ اب ان کے سوال کا جو اگلا part ہے کہ بتا دیا جائے کہ 14۔ اگست کے بعد وہاں پر کیا کیا activities ہوئی ہیں تو بالکل ان کا حق ہے کہ 14۔ اگست کے بعد سے آج تک میں ان کو bound

ہوں کہ وہاں پر جتنی inspections ہوئی ہیں، وہاں پر جتنی چھوٹی یا بڑی eateries دیکھی گئی ہیں، وہاں پر جتنے fine impose کئے گئے ہیں، وہاں پر جتنی ایف آئی آرز ہوئی ہیں، جتنے لوگ arrest ہوئے ہیں، ایک ایک date wise ان کو provide کر سکتا ہوں، اتنی مجھے مہلت دے دیں کہ یہ اس وقفہ سوالات کے بعد میرے پاس تشریف لائیں میں ان کو دے دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہے کہ یہ property of the House ہے، یہ ان اکیلے کا معاملہ نہیں ہے۔ سارا ایوان اس سے مستفید ہو تو اچھی بات ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں نے مجھے یہ چٹ بھیجی ہے، وہ 14۔ اگست سے اب تک کی بھیجی ہے، 980 انسپکشن ہوئی ہیں، 130 کے خلاف ایف آئی آرز ہوئی ہیں، باقی جو 850 remaining ہیں ان کو وارننگ دی گئی ہے۔ یہ ایوان کی امانت تھی۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو شاباش دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پتا نہیں ہے، میں آپ کو شاباش دیتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔ یہ میرے لئے بڑا asset ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آگے اور لوگوں کے سوال بھی ہیں، مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی گزارش ہی سنتا رہوں، باقی تمام صاحبان کہاں جائیں، ہر بات پر آپ ایسا کہتے ہیں۔ آپ جلدی کریں، پلیز

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔ پوچھا گیا کہ:

"حکومت ساہیوال ڈویژن میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہی ہے۔"

اس کے جواب میں انہوں نے خود بتایا ہے کہ:

"14۔ اگست کے بعد کارروائی کا آغاز ہوا ہے، پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مختلف ریسٹورنٹس کے 980 معائنے کئے۔"

اس کی تفصیل بتادیں کہ ناقص کارکردگی پر کتنے ہوٹل سر بمہر کئے؟

جناب سپیکر: انہوں نے تفصیل بتادی ہے، ٹھیک ہے، اب آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں، کسی اور کو بھی بولنے دیں۔ مہربانی کریں، دوسروں کے سوال بھی ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، انہوں نے وہ ساری بات explain کر دی ہے۔ جتنا آپ نے پوچھا وہ انہوں نے بتادیئے ہیں کہ اتنے samples، اتنے اتنے پرچے ہوئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی کریں تو مجھے بات کر لینے دیں، اس سوال کا جواب ہے کہ واقعی کارروائی ہوئی ہے، اس کا مطلب ہے کہ سوال میرا ٹھیک ہے۔ اب سوال کے مطابق کارروائی ہوئی، اس کی تفصیل دیں گے تو ہمیں پتا چلے گا کہ کس کے خلاف کیا کارروائی ہوئی۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتادیا ہے کہ اتنے پرچے ہوئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں، پلیز، آپ کی مہربانی۔ بہت شکریہ۔ سترہ سوال آپ کرتے ہیں، دوسروں کا حق بھی ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8954 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور کسانوں کو دیئے گئے مشورہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8954: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے کس کس شعبہ کے دفاتر کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) ان دفاتر / شعبہ جات نے کسانوں کی خوشحالی اور فصلوں کی بہتری کے لئے 16-2015 کے دوران کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے اس ضلع کے کتنے کسانوں / کاشتکاروں کو کیا کیا مشورہ جات فصلوں کی بہتری کے لئے دیئے؟

(د) اس ضلع میں کتنے ملازم کس کس شعبہ جات میں کام کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے کل 132 دفاتر ہیں شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر / شعبہ جات نے کسانوں کی خوشحالی اور فصلوں کی بہتری کے لئے 16۔2015 کے دوران کل رقم 10 کروڑ 21 لاکھ 67 ہزار 137 روپے خرچ ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے اس ضلع کے کسانوں / کاشتکاروں کو فصلوں کی بہتری کے لئے جو مشورہ جات دیئے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

- 670 کسانوں کو پانی کی بچت اور زمینی کٹاؤ سے بچاؤ کے متعلق آگاہی دی۔
- گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مٹی کے 12568 اور پانی کے 729 نمونہ جات کے تجزیئے کئے اور 1929 کاشتکاروں کو مٹی کے اور 167 پانی کے تجزیہ کے مشورے دیئے۔
- ضلع جہلم میں اس سال 17۔2016 تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع و تحقیق کے تعاون سے پراجیکٹ توسیع O.2 خدمات کے ذریعے کسانوں کی سہولت کے لئے اس سال میں 22000 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا ہے اور کسانوں کو زمین کی صحت اور کھادوں کی سفارشات کے کارڈ کا اجراء کیا جائے گا۔ ضلع جہلم کا ہدف 2911 کسان ہیں۔
- گزشتہ سال فصلات کی ترقی دادہ اقسام، بروقت کاشت، کھادوں کے متوازن استعمال، جڑی بوٹیوں کی تلفی، بیماریوں اور کیڑوں سے بچاؤ کے لئے ایک لاکھ 30 ہزار کسانوں کو مشورہ جات دیئے۔

- 1373 زمینداروں کو فصلات ربیع و خریف و سبزیات اور باغات کیڑوں، بیماریوں اور جڑی بوٹیوں کو زرعی و مکینیکل اور کیمیائی طریقوں سے کنٹرول کرنے کے مشورے دیئے۔

(د) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 341 ملازم کام کر رہے ہیں۔ شعبہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ب) میں جو میں نے سوال کیا ہے اور اس کا جو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ:

> "ان دفاتر / شعبہ جات نے کسانوں کی خوشحالی اور فصلوں کی بہتری کے لئے 2015-16 کے دوران کل رقم 10 کروڑ 21 لاکھ 67 ہزار 137 ہزار روپے خرچ کئے۔"

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے مجھے وہ تفصیل تو دے دی ہے لیکن کیا یہ کوئی اس کا follow up رکھتے ہیں کیونکہ اتنے جو پیسے خرچ ہوئے ہیں تو کیا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی follow up ہے کہ واقعی کسان کو کوئی فائدہ ہو رہا ہے کہ اتنا جو پیسا خرچ ہوا ہے تو مہربانی فرما کر مجھے اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، اس پر کیا کوئی اچھا result آتا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میری بہن نے جو سوال کیا ہے تو اس میں جب سے ہمارے نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں اور جب سے میں نے وزارت لی ہے تو ایک ایک چیز پر check & balance ہے۔ ڈسٹرکٹ جہلم جو کہ سارا بارانی علاقہ ہے اس میں جو بھی پیسا خرچ ہو رہا ہے اس پر 100 فیصدی check & balance ہے اور اس پر جو اثرات آئے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں کہ اس دفعہ فصلات کتنی بہتر ہوئی ہیں، اس میں اگر آپ کسی چیز کی detail لینا چاہیں تو وہ آپ بتا دیں ہم آپ کو دے دیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے کہا کہ follow up ہو رہا ہے تو جز (ج) میں جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ:

"ان دفاتر کے ملازمین نے اس ضلع کے کتنے کسانوں / کاشتکاروں کو کیا کیا مشورہ جات فصلوں کی بہتری کے لئے دیئے؟"

تو یہاں پر بے شمار لمبی چوڑی تفصیل مجھے دی گئی ہے کہ یہ مشورے دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ پنڈ داد نخان جو ہے وہ بھی جہلم کا حصہ ہے، وہاں پر جو سیم زدہ زمین ہے سب سے زیادہ مشورے تو ان کسانوں کو چاہئیں تھے اور ان کو بتایا جاتا تو یہاں پر تو ان کا ذکر ہی نہیں ہے کہ وہ بھی کوئی علاقہ جہلم میں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایسا کیوں ہے کہ اتنے بے شمار مشورے دیئے تو جہاں مشورے دینے چاہئیں تھے وہاں کا تو ذکر بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے پنڈ داد نخان کی نشاندہی کی ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! سیم کے لئے ہمارا ایک تین سالہ پروگرام چل رہا ہے جس میں ہم زمین کا تجزیہ کر رہے ہیں اور اس کے لئے ہم نے ایک ارب روپے کی سب سڈی رکھی ہے جس میں گیارہ اضلاع شامل ہیں۔ جب ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جاتے ہیں تو وہ ہر طرح کے مشورے دیتے ہیں۔ اگر میری بہن فرمائیں گی تو ہم ان کو پورے جہلم کی جتنی سیم زدہ اور تھور والی زمین ہے وہ ہم ان کو پوری آگاہی بھی دے دیں گے۔ جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم اس کے لئے جپسم پر ایک ارب روپے کی سبسڈی دیں گے اور یہ تین سال کا منصوبہ ہے۔ باقی پورے پنجاب کی زمین کے تجزیہ کے لئے بھی Extension 2.O کا پراجیکٹ چلایا ہوا ہے اور یہ اگلے سوال میں بھی ہے کہ ہم نے اس وقت تک چھ لاکھ ایکڑ زمین کا تجزیہ کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے پنڈ داد نخان کا ذکر ہی نہیں کیا۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ سارا بارانی علاقہ ہے۔ میں ابھی تفصیل دے دیتا ہوں کہ پنڈ داد نخان میں کتنی زمین سیم زدہ اور تھور والی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتادیں کہ یہ سروے کب تک مکمل ہو گا، کب یہ امداد دینا شروع کریں گے اور کب یہ کام شروع ہو گا؟ چونکہ گورنمنٹ نے تو اس مقصد کے لئے ایک ارب روپیہ رکھ دیا ہے۔ تھوڑا سا یہ بھی بتادیں کہ جو مشورے دیئے جاتے ہیں کیا ساتھ ساتھ ان کی مالی امداد بھی کی جائے گی یا زمیندار صرف مشورے پر ہی رہیں گے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ابھی مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بتادیا ہے کہ جہلم میں سیم اور تھور کا مسئلہ نہیں ہے وہاں اس طرح کی زمین نہیں ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ نے جو مالی امداد کا پوچھا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہماری طرف سے مالی امداد نہیں بلکہ مشورے دیتے ہیں اور جو ایسی زمین ہو وہاں فالسہ، شیشم، سفیدہ، کیکر اور بیری وغیرہ لگانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے اس پر ایک ارب روپے کی سبسڈی رکھ دی ہے جس سے ہم نے کسانوں کو جپسم مہیا کرنی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں بھی یہاں موجود ہیں اور میرے بھائی نذر گوندل صاحب بھی اسی علاقے سے ہیں۔

جناب سپیکر: نذر گوندل صاحب! آپ سن رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بے شمار ایسی زمین پڑی ہے جو تھور زدہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ کس طرح کہہ رہا ہے کہ وہاں پر کوئی ایسا problem نہیں ہے اور کوئی ایسی زمین نہیں ہے۔ میری زمین سرگودھا کی طرف بھی ہے اور مجھے پتا ہے کہ اس طرف زیادہ مسئلہ ہے لیکن I belong to Jhelum جب آپ للہ سے نکلتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر تھور ہو گا لیکن سیم نہیں ہو گی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! Sorry if I am wrong لیکن ہمارے ہاں تھور کا مسئلہ تو ہے۔

جناب سپیکر: سالٹ ایریا ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میرا محکمہ مجھے بتا رہا ہے اس لئے دوبارہ بھی میرا وہی جواب ہے کہ جہلم میں اس طرح کی کوئی زمین نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سے بڑا مذاق نہیں ہے۔ آپ جب للہ انٹر چینج سے اترتے ہیں اور پنڈ داد نخان enter ہوتے ہیں تو سارے راستے دونوں طرف کیا ہے؟

جناب سپیکر: تھوڑی سی غلطی لگ رہی ہے۔ میرے خیال میں let me correct ادھر سیم نہیں ہے لیکن تھور کلر ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! وہ سارا بارانی علاقہ ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ادھر تھور ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اب میں کیا کہوں؟ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ میں اسی پر حیران ہوں اور آپ بھی اندازہ کریں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا یہ حال ہے اور یہ مشورے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ سالٹ ایریا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کو یہ بھی نہیں پتا۔ میرے خیال میں یہ دفاتر میں بیٹھ کر وہاں کے کاشتکاروں اور زمینداروں کو مشورے دے دیتے ہیں۔ I am sorry to say.

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے check نہیں کیا ہو گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں کہہ رہی ہوں کہ میری گواہی یہاں بیٹھی ہوئی ہے میرے ایک اور بھائی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہیں۔ کیا ہو گیا ہے؟ ساری دنیا کو پتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا نوٹس لیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! چونکہ میری بہن فرما رہی ہیں اس لئے میں اسے دوبارہ check کروا کر تفصیل آپ کو دے دوں گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! What is this? بجائے ماننے کے وہ صرف check کرائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! check کروا کر رپورٹ آپ کو بھی دیں گے اور ادھر ایوان میں بھی دیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8640 ہے لیکن جس طرح میرے پہلے سوال کا ہوا ہے میں آپ کو irritate نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: مجھے irritate کرنے کی بات نہیں ہے بلکہ آپ اس ایوان کے تقدس کا خیال کریں اور ایوان کے دیگر ممبران کا بھی خیال کریں۔ ان کے بھی سوالات ہیں آپ اکیلے کے تو نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9014 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ سیڈ کارپوریشن کا کسانوں کو فروخت کردہ بیج پر منافع سے متعلقہ تفصیلات

*9014: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیڈ کارپوریشن جب کسانوں کو کوئی بھی بیج فروخت کرتا ہے تو اس پر اپنا منافع بھی لیتا ہے؟

(ب) کیا حکومت منافع کے بغیر زمینداروں کو بیج فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک نیم خود مختار ادارہ ہے۔ اس ادارے کا قیام پنجاب سیڈ کارپوریشن ایکٹ مجریہ 1976 کے تحت عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ ادارہ اپنے مالی وسائل سے مختلف فصلات کے معیاری بیج تیار کرتا ہے اور انتہائی کم نرخوں پر تصدیق شدہ بیج کسانوں کو فراہم کرتا ہے۔ ادارہ مختلف اخراجات مثلاً بیج کی تیاری، انتظامی امور پر اٹھنے والے اخراجات و دیگر گورنمنٹ ٹیکسز / محصولات کی ادائیگی کے بعد 3 سے 5 فیصد منافع لیتا ہے تاکہ محکمہ پنجاب سیڈ کارپوریشن مستقل بنیادوں پر فعال رہ سکے۔

(ب) چونکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک نیم خود مختار(Semi Autonomous Body) ادارہ ہے اس لئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے سالانہ بجٹ میں کوئی رقم (فنڈز) یا گرانٹ مختص نہیں کی جاتی۔ یہ ادارہ بیج بنانے کے لئے اپنے ہی مالی وسائل استعمال کرتا ہے۔
پنجاب گورنمنٹ کسانوں کی مدد کے لئے مفت یا ارزاں نرخوں پر بیج فراہم کرنے کے اقدامات کرتی رہتی ہے۔ جیسے سیلاب زدہ علاقوں کے لئے پچھلے سالوں میں گندم کا معیاری بیج مفت فراہم کیا گیا۔ حکومت پنجاب مختلف دالوں(Pulses) کا بیج بھی سبسڈی پر فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اس سال محکمہ زراعت نے کپاس کی منظور شدہ اقسام کا تصدیق شدہ بیج بھی فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار تصدیق شدہ بیج کے استعمال کی طرف راغب ہو سکیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز(الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ محصولات اور ٹیکسز کی شرح بتا دیں کہ یہ کس شرح سے وصول کئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! چونکہ سیڈ کارپوریشن ایک خود مختار ادارہ ہے، سارے ٹیکسز وغیرہ نکال کر محکمہ اس پر تین سے پانچ فیصد اپنا منافع رکھتا ہے۔ صرف جو گورنمنٹ کے ٹیکسز ہیں وہی ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ٹیکسز نہیں ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میں نے ٹیکسز کی شرح پوچھی ہے کہ جو ٹیکس لیتے ہیں وہ کس شرح سے لیتے ہیں؟

جناب سپیکر:منسٹر صاحب تین سے پانچ فیصد کہہ رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!وہ منافع کی شرح ہے۔وہ تین سے پانچ فیصد منافع لیتے ہیں میں نے ابھی اس پر بھی ضمنی سوال کرنا ہے یہ تو ابھی پہلا ضمنی سوال کیا ہے کہ منسٹر صاحب بتائیں کہ ٹیکس کس شرح سے لیتے ہیں؟

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!محترمہ ٹیکس کی شرح پوچھ رہی ہیں۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!اس پر سیلز ٹیکس 17 فیصد ہے۔

جناب سپیکر:سیلز ٹیکس؟

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!، سیلز ٹیکس17 فیصد ہے اس کے علاوہ اور کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!انہوں نے جو منافع کی شرح تین سے پانچ فیصد بتائی ہے کیا وہ ہر سال vary کرتی ہے؟اور یہ کن بیجوں پر کس معیار کے ساتھ ہے یعنی کن بیجوں پر تین فیصد اور کن بیجوں پر پانچ فیصد منافع لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر:جو بیج کسان کو دیتے ہیں۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ خود مختار ادارہ ہے۔اگر اس کو باقی پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ compare کیا جائے تو کسان کو سب سے زیادہ سستا بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن ہی مہیا کرتی ہے۔میری بہن جو تین سے پانچ فیصد کا پوچھ رہی ہیں ابھی اس وقت اس کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے لیکن میں اس کی پوری تفصیل ان کو بھجوا دوں گا کہ کن کن چیزوں پر کتنا منافع لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: بہر حال یہ سستا بیج دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کا مکمل جواب آنا چاہئے۔ جب آپ جواب دے رہے ہیں کہ تین سے پانچ فیصد منافع لیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کا مکمل جواب کوئی بھی نہیں دے پائے گا۔ (قہقہے)

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ایوان میں کبھی بھی کسی سوال کا مکمل جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: آپ سوال بھی وہ کریں جس کا جواب سب کے لئے فائدہ مند ہو۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پھر آپ بتادیں کہ کون سے سوال کرنے چاہئیں؟

جناب سپیکر: میں آپ کو کیوں بتادوں؟ آپ ایسے نہ کیا کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ہر ممبر کے سوال کا جواب ایسے ہی آتا ہے۔ جواب ہی دے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: Don't make it a joke۔ جی، منسٹر صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم نے کسانوں کو ایک لاکھ ایکڑ کے لئے گندم کا بیج مفت دیا ہے، دالوں کا بیج مفت دیا ہے، یہ بھی تو حکومت پنجاب کا کسانوں کی بہتری کے لئے اقدام ہے۔ اس وقت میرے سارے کسان بھائی بیٹھے ہیں ان کو پتا ہے کہ اس وقت کسانوں کو سب سے معیاری اور سستا بیج واحد پنجاب سیڈ کارپوریشن مہیا کر رہی ہے۔ اگر آپ اس کو باقی کمپنیوں کے ساتھ compare کریں تو میں خود ایک کسان ہونے کے ناطے یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں اسی طرح کا معیاری بیج باقی کمپنیوں سے بھی نہیں ملتا جتنا کہ ہمارا یہ ادارہ دے رہا ہے اور یہ واحد ادارہ ہے جو منافع میں جارہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ گندم کا بیج دیا ہے وہ تو گورنمنٹ نے دیا ہے سیڈ کارپوریشن نے free بیج نہیں دیا۔ میرا تو بڑا سیدھا سوال ہے کہ مجھے بتادیں کہ کن بیجوں پر تین فیصد منافع لیا جاتا ہے اور کن بیجوں پر پانچ فیصد منافع لیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں محترمہ کو ساری تفصیل بھجوا دوں گا کہ ہم کس کس بیج پر کتنا منافع لے رہے ہیں اور جو بیج ان کو چاہیئے ہو گا اس پر منافع کی percentage کم کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وہ اس ایوان کی انفارمیشن کے لئے یہ بات پوچھ رہی ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں پوری تفصیل ان تک پہنچا دوں گا اور ایوان میں بھی بھجوا دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں سے تصدیق شُدہ بیج پر 3 سے 5 فیصد منافع لیتا ہے جبکہ جواب کے جز (ب) میں کہہ رہے ہیں کہ کسانوں کو سبسڈی دی جاتی ہے۔ یہ دونوں باتیں متضاد ہیں تو منسٹر صاحب اس کو clear کر دیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم سبسڈی پر کسانوں کو بیج دے رہے ہیں اور یہ اخراجات حکومت پنجاب برداشت کرتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8704 ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9031 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔ وہ suspend ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر محمد افضل کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: اشرف شوگر ملز سے متعلقہ تفصیلات

*8705: **ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشرف شوگر مل بہاولپور کے ذمہ کسانوں کی واجب الادا رقم کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ مل نے 2012 سے اب تک شوگر سیس فنڈ میں کتنی رقم ادا کی اور وہ کہاں کہاں خرچ ہوئی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) اشرف شوگر مل انتظامیہ کی طرف سے موصول ہونے والی پندرواڑہ رپورٹ مورخہ 30.04.2017 کے مطابق اشرف شوگر مل کے ذمے کسانوں کی واجب الادا رقم مبلغ 37,42,55,605/۔روپے ہے۔ کاپی SCR-II رپورٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اشرف شوگر مل کی جانب سے 2012 سے اب تک مبلغ 29,82,90,534/۔روپے شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کی مد میں جمع کروائے گئے۔ سال 2012-13 سے 2015-16 تک مبلغ 204.573 ملین روپے کے 23 منصوبوں کی منظوری دی گئی جن پر مبلغ 155.953 ملین روپے لاگت آئی۔ سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	منصوبوں کی منظوری دی گئی	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	لاگت (ملین روپے)
2012-13	4	34.751	26.324
2013-14	3	20.430	11.333
2014-15	14	143.555	113.006
2015-16	2	5.837	5.29
ٹوٹل	23	204.573	155.953

تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ منصوبوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شوگر سیس ڈویلپمنٹ فنڈ بہاولپور میں مبلغ 15,99,01,174/۔روپے موجود ہیں اور اس کی سکیموں کی منظوری زیر کارروائی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) کی تفصیل میں فرق ہے۔ ایک سال پہلے میں نے بھی اسی حوالے سے سوال دیا تھا اور اس وقت وزیر موصوف نے یہاں on the floor of

the House ایک commitment کی تھی۔ جواب کے ساتھ جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق لیّہ شوگر ملز کی کل رقم واجب الادا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔263 لیّہ ہے اور یہ علاقہ 80 فیصد گنّا کاشت کرتا ہے۔ گنّے کے کاشتکاروں سے sugarcane cess کی مد میں جو کٹوتی ہوتی ہے وہ رقم اس علاقے کی سڑکوں پر خرچ نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے سال بھی یہی درخواست کی تھی اور میں نے وزیر صاحب کو اپنے علاقے کی کچھ سڑکوں کی ایک فہرست بھی دی تھی لیکن ابھی تک ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی۔ میں آپ کی وساطت سے آج پھر گزارش کروں گا کہ جن علاقوں میں گنّا کاشت ہوتا ہے اور sugarcane cess کی کٹوتی ہوتی ہے اُن علاقوں کی سڑکیں پہلے repair کی جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جلدی سے جواب دے دیں کیونکہ وقت بہت کم ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! سردار شہاب الدین خان میرے معزز بھائی ہیں اور میں نے لیّہ حاضری دی تھی، ان سے ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے اس وقت بھی یہ بات کی تھی کہ sugarcane cess کی مد میں جو پیسے اکٹھے ہوتے ہیں ان کو اسی علاقے کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہونا چاہئے اور اس کا اصول بھی یہی ہے۔ طریق کار یہ ہے کہ sugarcane cess کی مد میں ڈیڑھ روپیہ کاشتکار سے اور ڈیڑھ روپیہ ملز مالکان سے وصول کیا جاتا ہے اور پھر یہ تین روپے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے head میں جاتے ہیں۔ ان فنڈز کو utilize کرنے کا domain محکمہ خوراک کے پاس نہیں ہے۔ معزز ممبر کا concern بالکل جائز ہے اور یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ میں جب لیّہ گیا تھا تو سردار شہاب الدین خان کی موجودگی میں متعلقہ ڈی سی کو کہا تھا کہ ان کا concern بالکل جائز ہے لہٰذا ان کے grievances کو resolve کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس معاملے کو pursue کریں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر خوراک(جناب بلال یاسین):جناب سپیکر!میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں گندم خریداری کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*8640:جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال2016-17میں گندم کی خرید کے لئے کتنے مراکز خرید گندم بنائے گئے تھے ان میں کتنے مستقل مراکز اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے تھے؟

(ب) اس سیزن میں کتنی گندم اس ضلع سے خرید کی گئی خرید پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کتنے ملازمین نے ان سنٹرز پر ڈیوٹی دی،کسانوں کے لئے کون کون سی سہولیات ان سنٹرز پر فراہم کی گئی تھیں؟

(د) کتنابار دانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع میں باردانہ کی تقسیم کے سلسلے میں کیا کیا شکایات موصول ہوئیں؟

(و) اس ضلع کے گوداموں میں کتنے سال کی گندم پڑی ہوئی ہے؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال2016۔17میں کل20مراکز تھے،جن میں سے 12 مستقل مراکز اور8عارضی مراکز خریداری گندم قائم کئے گئے تھے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سال2016۔17میں 192946.391میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی اس خرید کردہ گندم پر۔/6288173851روپے خرچ ہوئے۔

(ج) دوران خریداری ان سنٹروں پر سات اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، پندرہ فوڈ گرین انسپکٹر، سات فوڈ گرین سپروائزر، 26 مستقل چوکیداران، سات بیلداران اور 79 عارضی چوکیداران اس طرح کل 140 ملازمین نے ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔ دوران خریداری گندم تمام عارضی اور مستقل مراکز پر کسانوں کے لئے متعلقہ مارکیٹ کمیٹی نے شامیانے، کرسیاں، میز، ٹھنڈے پانی اور پنکھوں کی سہولیات محکمانہ پالیسی کے مطابق فراہم کیں۔

(د) اس ضلع میں 1991461 باردانہ فراہم کیا گیا تھا، جس میں سے 1937348 باردانہ کسانوں کو تقسیم کیا گیا۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں کل سات شکایات موصول ہوئیں جو کہ حصول باردانہ میں تاخیر، کل رقبہ کاشت کے مطابق باردانہ کے اجراء، باردانہ سکرول میں نام شامل کرنے اور درخواست فارم جمع نہ ہونے کے متعلق تھیں جو کہ سنٹر کوآرڈینیٹر سے متعلقہ تھیں۔

(و) اس ضلع کے گوداموں میں صرف ایک سال سکیم 17-2016 کی گندم پڑی ہوئی ہے۔

ضلع بہاولپور میں گندم سٹور کرنے اور گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*8704: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں گندم سٹور کرنے کے کتنے گودام / پوائنٹ کہاں کہاں واقع ہیں ان میں کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے اس ضلع میں کسانوں سے کتنی گندم خرید کی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ہذا میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے 12 مراکز پر 120 سرکاری گودام / شیل موجود ہیں ان گوداموں میں 138000.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔ سنٹر / پوائنٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سنٹرز	تعداد گودام	ذخیرہ کرنے کی گنجائش (میٹرک ٹن)
بہاولپور	11	8250.000 میٹرک ٹن

بنی شیلز	34	51000.000
خانقاہ شریف	02	3000.000
نور پور (نور نگا)	04	6000.000
یزمان	18	16500.000
چک نمبر 51/D.B	04	3000.000
ٹیل والا	08	6000.000
ہیڈ راجکاں	08	7500.000
احمد پور (شرقیہ)	10	12000.000
مبارک پور	02	1500.000
حاصلپور	07	2550.000
اسرانی	12	18000.000
کل میزان:	120	138000.000 میٹرک ٹن

نوٹ: ان کے علاوہ ضلع میں 16 عارضی سنٹرز / پوائنٹ بنائے جاتے ہیں جہاں ضرورت کے مطابق گندم گنجیوں کی شکل میں ذخیرہ کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں گزشتہ تین سالوں کی خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم	خرید کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1۔	2014-15	324954.018 میٹرک ٹن
2۔	2015-16	238514.015
3۔	2016-17	275219.437

پنجاب حکومت کی طرف کاشتکاروں دیئے گئے سولر ٹیوب ویل سے متعلقہ تفصیلات

*9119: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے گزشتہ بجٹ میں کاشتکاروں کو تیس ہزار سولر ٹیوب ویل پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اب تک کاشتکاروں کو کتنے سولر ٹیوب ویل کس کس علاقے میں فراہم کئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ایک سولر ٹیوب ویل میں حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جارہی ہے اور سولر ٹیوب ویل کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(د) کیا محکمہ کی طرف سے اس پر کوئی باقاعدہ پالیسی بنائی گئی ہے تو اس کی کاپی فراہم کی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو سولر ٹیوب ویل پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔البتہ خادم پنجاب کے کسان package(2016-17 تا 2018-19) کے تحت ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ مالی سال 2016-17 کے دوران پنجاب بھر میں 1500 ایکڑ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کے لئے 130 سولر سسٹم فراہم کئے جاچکے ہیں۔ ضلع وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی پر 80 فیصد سبسڈی دی جا رہی ہے جبکہ بقیہ 20 فیصد کسان برداشت کرتے ہیں۔ سولر سسٹم کی فراہمی کی شرائط اور طریق کار کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چونکہ سولر ٹیوب ویل لگانے سے زیر زمین پانی کے ذخائر کا بے جا استعمال ہونے کا خدشہ ہے اس لئے سولر سسٹم کو صرف ڈرپ / سپر نکلر نظام کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے تاکہ اس سے دستیاب پانی کا بہتر اور مؤثر استعمال کیا جاسکے اور زیر زمین آبی وسائل میں ہونے والی کمی کو روکا جاسکے۔ اس پالیسی کے تحت حکومت پنجاب نے سالانہ ترقیاتی منصوبہ (2016-17 تا 2018-19) ADP جاری کیا ہے جس کے تحت 20,000 ایکڑ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم فراہم کئے جارہے ہیں۔

منرل واٹر کے نمونہ جات اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9008: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 24 نیوز چینل کی خبر مورخہ 2017-3-10 کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی نے منرل واٹر کی 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونے تجزیے کے لئے لیبارٹری میں بھجوائے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منرل واٹر کی 24 کمپنیوں کے نمونے لیبارٹری تجزیے میں فیل ہو گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ منرلز کی کمی اور جراثیم دونوں کی موجودگی پائی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پندرہ کمپنیوں کے پانی میں مضر صحت جراثیم پائے گئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھ کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ اجزاء کی کمی ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رپورٹ کی روشنی میں حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 24 نیوز چینل کی خبر مورخہ 17-03-10 کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی نے منرل واٹر کی 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونے تجزیے کے لئے لیبارٹری میں بھجوائے تھے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات حاصل کئے ان میں سے 24 کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 23 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار پائے

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات حاصل کئے ان میں سے چار کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ منرلز کی کمی اور جراثیم دونوں کی موجودگی پائی گئی۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے ان میں سے 12 کمپنیوں کے پانی میں مضر صحت جراثیم پائے گئے۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے ان میں سے سات کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ اجزاء کی کمی پائی گئی۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی اب تک مختلف منرل واٹر کمپنیوں کو ایمر جنسی پروہیبیشن آرڈرز جاری کئے گئے اور جن کمپنیوں کے نمونہ جات لیبارٹری میں فیل قرار پائے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی اور ان پر جرمانے بھی عائد کئے گئے۔
پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

بہاولپور اور ملتان کی تحصیل میں کسانوں کو دی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9131: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال16-2015 میں کسان package کے تحت تحصیل بہاولپور سٹی، تحصیل بہاولپور صدر اور تحصیل صدر ملتان میں کسانوں کو کتنی رقوم نقد تقسیم ہوئیں، تحصیل وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) درج بالا تین تحصیلوں میں تحصیل وار کتنا زرعی انکم ٹیکس اس مالی سال کے دوران وصول ہوا؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) مالی سال16۔2015 میں کسان package کے تحت بہاولپور سٹی، تحصیل بہاولپور صدر اور تحصیل ملتان صدر میں7177 کسانوں کو45 کروڑ15 لاکھ91 ہزار250 روپے نقد تقسیم ہوئے۔ تحصیل وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	تعداد کسان	رقوم(روپوں میں)
1۔	بہاولپور	بہاولپور سٹی	3037	8 کروڑ16 لاکھ76 ہزار250
2۔	بہاولپور	بہاولپور صدر	13053	31 کروڑ50 لاکھ5 ہزار
3۔	ملتان	ملتان صدر	1087	5 کروڑ49 لاکھ10 ہزار

(ب) متعلقہ اضلاع کے محکمہ مال حکومت پنجاب کی دی گئی معلومات کے مطابق سال16۔2015 میں کل3 کروڑ58 لاکھ 67 ہزار30 روپے زرعی انکم ٹیکس کی صورت میں وصول ہوئے۔ تحصیل وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	وصول شدہ زرعی انکم ٹیکس(روپوں میں)
1۔	بہاولپور	بہاولپور سٹی	59 لاکھ7 ہزار605

2۔	بہاولپور	بہاولپور صدر	ایک کروڑ 65 لاکھ
3۔	ملتان	ملتان صدر	ایک کروڑ 34 لاکھ 59 ہزار 425

پنجاب میں Fortified گندم کے آٹے کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9120: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں fortified گندم کے آٹے آٹا کی فراہمی کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے یا شروع کیا جارہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ کام کس ادارے یا تنظیم کے تعاون سے کیا جارہا ہے؟

(ج) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی اس منصوبہ کو کس بین الاقوامی ادارے کی معاونت حاصل ہے اور یہ سہولت کون کون سے علاقوں میں فراہم کی جائے گی؟

(د) اس منصوبہ پر جو رقم خرچ کی جائے گی یہ کس مد (قرضہ، گرانٹ) میں فراہم کی جائیگی؟

(ہ) اس منصوبہ میں کون کون سی فلور مل یا ادارے شامل کئے گئے ہیں اور ان کو کتنی کتنی ادائیگی کی جائے گی نام اور شہر کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ منصوبہ اکتوبر 2017 میں شروع ہونے کا امکان ہے۔

(ب) یہ منصوبہ عالمی ادارہ این جی اوز (Gain) اور MI (Micronutrient) کے تعاون سے شروع کیا جارہا ہے۔

(ج) اس منصوبہ کی رقم UK Government فراہم کر رہی ہے جو کہ بذریعہ این جی اوز Gain اور MI کے تعاون سے فراہم کی جائے گی اس پر اخراجات کی تفصیل منصوبہ شروع ہونے کے بعد پتا چلے گا۔

(د) یہ رقم گرانٹ کی شکل میں ملے گی جو کہ ناقابل واپسی ہو گی اور ادائیگی بذریعہ Equipment ہو گی۔

(ہ) یہ منصوبہ فی الحال لاہور، پنڈی اور اسلام آباد کے شہروں میں شروع کیا جارہا ہے جو کہ وفاقی گورنمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ پنجاب اور مندرجہ بالا این جی اوز شامل ہوں گی اور رقم کی ادائیگی equipment کی صورت میں ہو گی جبکہ فلور ملوں کی تفصیل بھی منصوبہ شروع ہونے پر بتادی جائے گی۔

ضلع ننکانہ میں سیم تھور والی زمین کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9285: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ زمین 10352 ایکڑ ہے کیا حکومت اس اراضی کو قابل کاشت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کیا حکومت کسانوں کو سیم و تھور سے متاثرہ زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے مفت مشورہ اور راہنمائی کے علاوہ مالی معاونت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں اس وقت 10 ہزار 352 ایکڑ رقبہ سیم و تھور سے متاثرہ ہے۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تجزیہ گاہ ارضی و پانی اوسطاً ہر سال 4 ہزار مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کرتا ہے اور ان تجزیاتی رپورٹس کی روشنی میں زمینداروں کو کلر اور تھور کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

تاہم تحقیقاتی ادارہ برائے شور زدہ اراضیات پنڈی بھٹیاں کے تحت جنوبی پنجاب کے اضلاع رحیم یار خان، بہاولنگر، مظفر گڑھ، ملتان اور لیّہ میں ایک منصوبہ "کلر اٹھی زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی کی اصلاح" کے لئے 2013 سے 2015 کے دوران چلایا گیا جس کے دوران ایک ہزار ایکڑ رقبے کو قابل کاشت بنایا گیا۔ چونکہ درج بالا اضلاع میں سیم اور تھور کا مسئلہ ننکانہ صاحب کی نسبت زیادہ سنگین تھا اس لئے ان اضلاع کو ترجیح دی گئی۔

اس کے علاوہ محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے بھی وضع کئے ہیں:

- سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ان زمینوں میں پٹڑیوں(Beds) اور کھیلیوں(Ridges) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور راہنمائی فراہم کرتا ہے تاہم مستقل بنیادوں پر متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانا اور اس پر اٹھنے والے اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سال 16-2015 میں کئے گئے چالانوں اور رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9247: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 16-2015 میں کتنی دکانوں کے چالان کئے؟

(ب) چالانوں سے حاصل شدہ مجموعی رقم کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گزشتہ چند سالوں میں147,718 جگہوں کے معائنے کئے جن میں مختلف ہوٹلز، دکانوں، فیکٹریز وغیرہ شامل ہیں کے معائنے کئے جبکہ 3189 جگہوں کے چالان کئے۔

(ب) چالانوں سے حاصل شدہ جرمانوں کی مجموعی رقم تقریباً-/93,673,409روپے ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھاد اور زرعی ادویات فروخت کرنے والوں سے متعلقہ تفصیلات

*9297: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جعلی / غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھاد سرعام فروخت ہو رہی ہے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مذکورہ ضلع میں جعلی کھاد اور ادویات بیچنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں کتنے جعلی زرعی ادویات بیچنے اور کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان ڈیلر کے نام سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھادیں اور غیر معیاری زرعی ادویات سرعام فروخت ہو رہی ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت صوبہ بھر میں مستقل بنیادوں پر جعلی زرعی ادویات اور کھادیں بنانے اور بیچنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں متعلقہ قوانین Punjab Essential Articles Control Act 1973 اور Punjab Fertilizer Control Order 1973 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس میں کھادوں اور زرعی ادویات کے نمونہ جات ڈیلر حضرات اور تیار کنندگان سے حاصل کر کے مقررہ تجزیہ گاہوں کو بھیج کر ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ غیر معیاری رپورٹ

ملنے پر متعلقہ دکانداروں اور ڈسٹری بیوٹرز کے خلاف تھانوں میں پرچے درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوری2016 سے جون 2017 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف 351 نمونہ جات لئے گئے جس میں17 غیر معیاری پائے گئے اور 36 ایف آئی آر (بشمول زائد قیمتوں کے خلاف)متعلقہ تھانوں میں درج کروائی گئیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کے خلاف درج بالا عرصہ کے دوران175 نمونہ جات لئے گئے جس میں چار غیر معیاری پائے گئے اور 17ایف آئی آر(بشمول زائد قیمتوں کے خلاف)درج کروائی گئیں۔ جز(ج)میں گزشتہ تین سالوں کی کارروائی کی تفصیل / تعداد درج ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف 493 نمونہ جات لئے گئے جس میں36 غیر معیاری پائے گئے اور 81 ایف آئی آر(بشمول زائد قیمتوں کے خلاف)متعلقہ تھانوں میں درج کروائی گئیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کے خلاف درج بالا عرصہ کے دوران324 نمونہ جات لئے گئے جس میں8 غیر معیاری پائے گئے اور 33 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔ ان کے نام اور FIR کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں گنّے کے کاشتکاروں کو گنّے کی رقم کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*9277:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں شوگرملوں نے2017-05-15تک گنے کی خرید کی مد میں کتنی رقم ادا کرنی تھی ہر شوگرمل کا نام اور مالک کے نام کے ساتھ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) کسانوں کو گنّے کی قیمت بروقت ادائیگی کے حوالہ سے شوگر ملیں بروقت واجبات ادا کریں کون کون سے قوانین موجود ہیں ان قوانین کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) بروقت کسانوں کو گنّے کی رقم کی ادائیگی نہ کرنے کی بناء پر کس کس مل کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیل فراہم کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) کرشنگ سیزن17۔2016میں 41فنکشنل شوگر ملوں میں سے28شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں کو100فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سات شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں کو مبلغ۔/41,17,50,702 روپے کی ادائیگی کرنی ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول1950 کی شق(2)14 کے تحت ہر مل کاشتکار کو پندرہ یوم کے اندر ادائیگی کرنے کی پابند ہوتی ہے۔ رُول کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر کوئی شوگر مل میعاد اندر پندرہ دن کاشتکار کو ادائیگی کرنے میں ناکام رہے تو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول1950 کی شِق(10)14 کے تحت11فیصد منافع کے ساتھ کاشتکار کو ادائیگی کرنے کی پابند ہے۔ کاپی رُول (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر کوئی شوگر مل گنے کے کاشتکاروں کو بر وقت ادائیگی نہ کرے تو اُس مل کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ1950 کی شق(2)6اور21 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ کاپی ایکٹ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سات شوگر ملوں عبداللہ۔I اوکاڑہ، دریاخان شوگر مل بھکر، حسیب وقاص شوگر مل مظفر گڑھ شکر گنج۔II شوگر مل بھون جھنگ، نون شوگر مل سرگودھا، پتوکی شوگر مل قصور اور تاندلیانوالہ شوگر مل مظفر گڑھ کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ1950 کی شق(2)6 کے تحت متعلقہ ڈپٹی کمشنرز/ایڈیشنل کین کمشنرز کو حکم مورخہ05.05.2017اور 17.07.2017 کو مل کی قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ نمونہ کاپی آرڈر (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کارروائی کے بعد اِن شوگر ملوں میں سے نون شوگر مل سرگودھا اور شکر گنج شوگر مل بھون، جھنگ نے کاشتکاروں کو100فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ باقی ماندہ شوگر ملوں کے خلاف شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق(2)6اور21 کے تحت کارروائی جاری ہے۔

مزید بر آں کاشتکاروں کو بقیہ ادائیگی کروانے کے لئے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 6(2)اور 21 کے تحت دفتر کین کمشنر کی جانب سے مل انتظامیہ کو شوکاز نوٹس مورخہ 17.04.2017 کو جاری کئے گئے نمونہ نوٹس (ش)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان شوگر ملوں کو آخری موقع برائے شنوائی مورخہ 02.08.2017 دیا گیا ہے۔نمونہ نوٹس(ص)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9298:ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور شعبہ جات کس کس علاقے میں ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازمین کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کتنی اراضی کس کس مقصد کے لئے مختص ہے؟

(د) اس ضلع میں کسانوں کے لئے کون کون سے package محکمہ زراعت چلا رہا ہے یا کام کر رہا ہے؟

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے سات شعبہ جات کے کل 130 دفاتر ہیں۔(ان میں شعبہ توسیع کے یونین کونسل کی سطح پر 75 دفاتر بھی شامل ہیں)جائے مقام کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 707 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ شعبہ وار تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کل 705 ایکڑ 13 کنال اور 4 مرلے جگہ ہے جس میں 76 ایکڑ 16 کنال اور 4 مرلے جگہ دفاتر کے زیر استعمال ہے اور بقایا 628 ایکڑ 17 کنال جگہ

زرعی مقاصد / تحقیق / اجناس کی خرید و فروخت کے لئے استعمال ہو رہی ہے۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ زراعت مذکورہ ضلع میں کسانوں کی بہتری کے لئے درج ذیل کام کر رہا ہے۔

- ای کریڈٹ سکیم کے تحت وزیر اعلیٰ کی طرف سے دو سال کے لئے بلاسود قرضے کی فراہمی کے لئے کسانوں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے جس کے تحت 5 ایکڑ تک کے زمینداروں کے لئے ربیع میں 25 ہزار فی ایکڑ اور خریف میں 40 ہزار روپے فی ایکڑ تک بلاسود قرضے فراہم کئے جارہے ہیں۔ اس سکیم کے تحت ضلع شیخوپورہ کا ہدف 11,862 کسان ہیں۔
- موسمی حالات اور کاروباری تقاضوں کے پیش نظر تحقیقاتی ادارہ دھان کالاشاہ کاکو نے اب تک باسمتی چاول کی 25 اقسام دریافت کیں اور منظوری کے بعد ان کا بیج مہیا کیا جارہا ہے۔
- محکمہ زراعت توسیع کے تعاون سے چاول کی براہ راست کاشت کے تجرباتی پلاٹ لگائے جاتے ہیں اور چاول کی کاشت کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے۔
- زمیندار کو اچھی پیداوار اور خاطر خواہ آمدنی کے حصول کے لئے اگرانومک ریسرچ سٹیشن فاروق آباد نے آب و ہوا اور زمینی ساخت کی مناسبت سے دھان، گندم اور دوسری فصلات کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مختلف قسم کے تجربات لگائے جاتے ہیں۔
- تحقیقاتی سب سٹیشن برائے سبزیات پر مختلف قسم کی سبزیات کے بیج تیار کئے جاتے ہیں۔
- پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کالاشاہ کاکو نے گزشتہ سال ادویات کے موزونیت ہونے یا غیر موزوں کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے 2119 ادویات کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں 25 ڈینگی مچھر مار ادویات کا تجزیہ بھی شامل ہیں۔
- پیسٹی سائیڈ ریزیڈیو (Residues) لیبارٹری کالاشاہ کاکو نے گزشتہ سال مختلف سبزیوں، پھلوں، چاول، گندم اور مکئی وغیرہ کی فصلات پر (زہر پاش، کیڑے مار ادویات) کے باقی ماندہ اثرات کے تجزیہ کے لئے 1936 زرعی ادویات کی باقیات کے نمونہ جات لئے گئے۔

- زرعی ادویات کے چیلنج ہونے والے ان فٹ نمونہ جات کا دوبارہ سے (Retesting) کے لئے پراونشل پیسٹی سائیڈ ریفرنس لیبارٹری جو صوبہ پنجاب کی اپنی نوعیت کی واحد لیبارٹری ہے، نے اب تک 500 زرعی ادویات کے چیلنج شدہ نمونہ جات کا تجزیہ کیا۔
- تجرباتی یونٹ برائے پیداوار بیج چارہ جات فاروق آباد، تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا کا ذیلی ادارہ ہے اور تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا کو 19-2016 کے لئے ADP Project (کسان package) "Breeding and Improvement of Seed Production System of Fodder Crop" یا گیا ہے جس کے مطابق ادارہ کسانوں کو مہیا کرنے کے لئے مکئی (SGD-2002) کا Pre-Basic بیج پیدا کرے گا۔
- توسیع خدمات 2.0 کے تحت سال 17-2016 میں 16000 مٹی کے نمونوں کا تجزیہ کیا گیا اور کسانوں کو زمین کے صحت اور کسانوں کی سفارشات کے کارڈ اجراء کئے جائیں گے۔ آئندہ تین سالوں میں اتنی ہی تعداد میں مزید مٹی کے نمونہ کا تجزیہ کیا جائے گا۔
    - بلاسود قرضہ جات کی فراہمی
    - رجسٹریشن برائے کسان کارڈ
    - منصوبہ برائے پیداواری فروغ سبزیات
    - بیماریوں سے پاک گندم کے بیج کی فراہمی کا منصوبہ
    - منصوبہ برائے ترویج مشین کاشت
    - کھادوں کے نمونہ جات کا حصول برائے تجزیہ اور غیر معیاری کھادوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی۔
    - زرعی مداخل کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر
    - گھریلو پیمانے پر سبزیات کی کاشت کا منصوبہ (کچن گارڈننگ)
    - کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
    - ڈرپ / سپرنکلر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کے لئے ساٹھ فیصد مالی اعانت اور ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب پر 80 فیصد مالی اعانت۔
    - ٹنل فارمنگ کے لئے۔/225,000 روپے فی ایکڑ کی مالی اعانت۔
    - کسانوں/کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولریونٹس کی بذریعہ قرعہ اندازی ۔/225,000 روپے فی یونٹ مالی اعانت پر فراہمی۔

- کسانوں/کاشتکاروں کو جدید آبپاشی/کاشتکاری کی مفت تربیت۔
- ہمواری زمین کے لئے سبسڈی پر بلڈوزر مہیا کرنا اور کسان package بلڈوزروں کی مرمت کے لئے پرزہ جات مہیا کئے جارہے ہیں
- ٹیوب ویل کے لئے بورنگ سے پہلے بذریعہ رزیسٹیوٹی میٹر زیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لئے سروے کرنے کی سہولت فراہم کرنا۔
- ٹیوب ویل بور کروانے کے لئے ڈرلنگ کی سہولت اور تکنیکی معاونت فراہم کرنا۔

ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں گندم کی خرید اور مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*9306: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں سال 16-2015 اور 17-2016 میں گندم خرید کے لئے کتنے مراکز قائم کئے گئے ان میں کتنے مستقل مراکز اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) اس سیزن میں کتنی گندم اس ضلع سے خرید کی گئی اور گندم کی خرید پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کتنے ملازمین نے ان سنٹرز پر ڈیوٹی دی اور مذکورہ مراکز پر کسانوں کے لئے کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

(د) کتنا باردانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا؟

(ہ) اس تحصیل میں باردانہ کی تقسیم کے سلسلہ میں کیا کیا شکایات موصول ہوئیں مراکز خرید گندم کے حساب سے بیان کی جائیں؟

(و) اس تحصیل کے گوداموں میں کتنے سال کی گندم پڑی ہوئی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں سال 16۔2015 اور 17۔2016 میں ایک ہی مرکز خرید گندم قائم کیا گیا۔ یہ مرکز خرید گندم مستقبل مرکز ہے جبکہ تحصیل ہذا میں کوئی عارضی مرکز خرید گندم نہ ہے۔ مرکز کا نام ٹیکسلا ہے جو کہ نزد ریلوے سٹیشن ٹیکسلا واقع ہے۔

(ب) سال16۔2015اور17۔2016 مختلف کسانوں سے ضلع راولپنڈی میں خرید کی گئی گندم اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیزن/سکیم	گندم خرید	خرچ رقم
2015-16	176.300	5742601/-روپے
2016-17	257.900	8401518/-روپے

(ج) ٹیکسلا سینٹر پر ایک اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، ایک فوڈ انسپکٹر اور ایک فوڈ گرین سپروائزر اور چار عدد چوکیداران نے ڈیوٹی سرانجام دی۔ کسانوں کو سہولیات کے لئے ٹینٹ، کرسیاں پنکھے اور ٹھنڈے پانی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

(د) کتنا باردانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا؟

ضلع راولپنڈی میں سکیم ہائے16۔2015اور17۔2016 کے دوران فراہم کردہ باردانہ اور زمینداران کو تقسیم کردہ باردانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم	فراہم کردہ باردانہ	تقسیم کردہ باردانہ
2015-16	6000پی پی تھیلا	3500پی پی تھیلا
2016-17	6000پی پی تھیلا	4540پی پی تھیلا

(ہ) اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی بھی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(و) ٹیکسلا تحصیل کے گوداموں میں اس وقت دو سکیموں کی گندم پڑی ہوئی ہے۔

سکیم	مرکز پر موجودہ گندم
2016-17	1659.582
2017-18	3940.001

لاہور ڈویژن میں سیم و تھور سے
متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9320: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور اس کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) گزشتہ چار سالوں میں کتنی سیم و تھورزدہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا اوراس پر کتنے اخراجات آئے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) سوائل سروے آف پنجاب کی آخری شائع شدہ 2014 کی رپورٹ کے مطابق لاہور ڈویژن میں 5 لاکھ 32 ہزار 18 ایکڑ اراضی سیم و تھور سے متاثرہ ہے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

اضلاع	سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑوں میں)
لاہور	54ہزار116
شیخوپورہ+ننکانہ صاحب	3لاکھ65ہزار827
قصور	ایک لاکھ12ہزار75
کل میزان	5لاکھ32ہزار18

- سیم و تھورزدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے مختلف محکمے کام کررہے ہیں تاہم محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ)، حکومت پنجاب کے دائرہ کار میں ان زمینوں کی اصلاح کے لئے سفارشات مرتب کرتا ہے۔ اس مقصد کے تحت محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی،لاہور، پنجاب کی لاہور ڈویژن میں قائم لیبارٹریز میںExtension 2.0پراجیکٹ کے تحت سال17۔2016میں مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیااور سفارشات مرتب کی گئیں جن کی تفصیل اس طرح سے ہے:

اضلاع	تعداد تجزیہ شدہ نمونہ جات
لاہور	10ہزار120
شیخوپورہ	18ہزار400
قصور	19ہزار550
ننکانہ صاحب	12ہزار420
کل میزان	60ہزار490

- سال15۔2014میں پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع ننکانہ میں تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے علاوہ محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ

برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے بھی وضع کئے ہیں:

- سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ان زمینوں میں پٹڑیوں(Beds)اور کھیلیوں(Ridges)پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف)میں وضاحت کی گئی ہے کہ سیم و تھور زدہ زمینوں کی بحالی پر مختلف محکمے کام کر رہے ہیں لہٰذا اس کام پر اٹھنے والے ریگولر اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔ البتہ گزشتہ چار سالوں میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی کی لاہور ڈویژن میں قائم تجزیہ گاہوں کی وساطت سے سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کے 16 ہزار 639 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا۔ جن کی بنیاد پر سفارشات مرتب کی گئیں ۔ تجزیہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	لاہور	شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب	قصور
2012-13	613	2ہزار8	ایک ہزار67
2013-14	1ہزار71	2ہزار264	دوہزار880
2014-15	905	1ہزار392	ایک ہزار484
2015-16	670	907	ایک ہزار378
میزان	3ہزار259	6ہزار571	6ہزار809

مزید برآں حکومت پنجاب تھور سے متاثرہ اراضی کی بحالی کے لئے پنجاب کے گیارہ اضلاع (بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈی جی خان، خانیوال، مظفر گڑھ، جھنگ، سرگودھا، چنیوٹ، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب) میں ایک ترقیاتی منصوبہ بنام "پنجاب میں سیم و تھور زدہ زمین کی بحالی کے لئے خصوصی پروگرام" شروع کرنے جارہی ہے جس کا تخمینہ تقریباً 1000 ملین روپے ہے اور یہ عرصہ پانچ سال (18-2017 تا22-2021) میں مکمل ہو گا۔ اس منصوبے کے تحت تھور زدہ اراضی کی بحالی کے لئے زمینداروں کو حکومت پنجاب جپسم مہیا کرے گی جس کی نصف قیمت زمیندار اور باقی نصف قیمت حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔

ملک پاؤڈر / پروڈکٹ کی فروخت اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9323: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملک پاؤڈر شیر خوار بچوں کی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب ہاں میں ہے تو حکومت ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو بچوں کے لئے ملک پاؤڈر بیچتے ہیں اگر نہیں تو اس بارے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت نے اس بارے میں کوئی کارروائی کی ہے یا کتنے لوگوں کو جرمانہ و سزا دی گئی ہے اس بارے میں آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ملک پاؤڈر شیر خوار بچوں کی صحت کے لئے مضر ہے ملک پاؤڈر بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں غیر معیاری قرار دیا ہے۔

(ب) جن کمپنیوں کی مصنوعات چیک کی گئیں ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

مارووال ،ڈرائڈ سکمڈ پاؤڈر ۔ ان کو سرٹیفائیڈ لیبارٹری INTERTEK,SGC,PCSIR سے کیمیائی ،حیاتیاتی اور فزیکل پیرامیٹر پر چیک کروایا گیا۔اس کے نتیجہ میں مقررہ پیمانے پر پورا نہ اترنے والی مصنوعات کو غیر معیاری قرار دیا ہے اوران تمام ٹیسٹ کی رپورٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

(ج) 2013 سے لے کر اب تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے خشک دودھ کے پندرہ مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے چھ کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 9 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل قرار پانے والی کمپنیوں کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور ایسے عناصر کو قانون کے مطابق سزادی جاتی ہے اوران کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔

- ❖ مزید برآں دودھ کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے خشک دودھ کو چیک کیا اور اس ضمن میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اور بعد ازاں اس یقین دہانی کے ساتھ ان لوگوں کو دودھ کے کاروبار کی اجازت دی گئی کہ آئندہ دودھ Physical Parameter کے مطابق بنائے گئے اور اس میں ملاوٹ نہیں کی جائے گی اور فوڈ اتھارٹی کی جانب سے باقاعدگی سے ان کمپنیوں کو چیک کیا جائے گا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہے ہیں اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام اس کا دائرہ اختیار اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9406: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) سال 16-2015، 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس اتھارٹی کا دائرہ کار کن کن شہروں یا اضلاع تک ہے؟

(د) اس اتھارٹی میں گریڈ 17 اور اوپر کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی خالی ہیں اور کتنی پُر ہیں؟

(ہ) اس اتھارٹی میں فوڈ انسپکٹر کی تعداد کتنی ہے اور وہ کن کن شہروں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(و) اس اتھارٹی میں کون کون سے ٹیکنیکل آفیسر کن کن پوسٹوں پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

16۔2015 میں 128,975,000 روپے جبکہ 17۔2016 میں 247,070,500 روپے اور 18۔2017 میں 2,769,704,000 روپے ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار 14۔اگست 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد سے پورے صوبہ میں ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی کل اسامیاں 325 ہیں جن میں سے 120 پر ہیں۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں فوڈ سیفٹی آفیسر کی تعداد 74 جو صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں 236 ٹیکنیکل آفیسرز ہیں جن میں سے ایک ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ٹیکنیکل ایک، ایک ڈپٹی ڈائریکٹر (S&A)، ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر (S&A)، ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب، 74 فوڈ سیفٹی آفیسرز اور 158 اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسرز کی پوسٹ پر کام کر رہے ہیں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: ملک محمد وارث کلو مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں

The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Function and Powers) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.21 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 38,39/16 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

تحاریک استحقاق نمبر 38 اور 39 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! پچھلے دنوں کسانوں نے دھرنا دیا اور ملتان روڈ بلاک ہوئی۔ کسانوں کے ساتھ مذاکرات ہوئے اور انہوں نے کچھ عرصہ کے لئے اپنے دھرنے کو ختم کر دیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خوراک سے درخواست کرتا ہوں کہ گنّے کے کاشتکار بہت پریشان ہیں کیونکہ رحیم یار خان اور مظفر گڑھ کی شوگر ملیں بند ہو گئی ہیں۔ اس علاقے میں تقریباً سات لاکھ ایکڑ گنّا کاشت ہے۔ اس وقت جو شوگر ملیں چل رہی ہیں وہ اس قابل نہیں کہ اس سارے گنّے کو اُٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں تجویز کرتا ہوں کہ حکومت اس issue کو جہانگیر ترین کے ساتھ take up کرے۔ ان کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں اور سٹے آرڈر کو واپس لیا جائے یا پھر حکومت عدالت میں فریق بنے تاکہ کسانوں کا کچھ فائدہ ہو سکے۔ اگر یہ شوگر ملیں نہیں چلیں گی تو کاشتکار تباہ ہو جائیں گے۔ پچھلے سال بھی گنّا شوگر ملوں میں نہیں پہنچ سکا اور لوگوں نے گنّے کو جلایا تھا۔ کاشتکار اسی وجہ سے سڑکوں پر احتجاج کے لئے آئے تھے۔ اگر اس بار بھی کاشتکاروں سے گنّا نہ خریدا گیا تو وہ تباہ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اگر کرائے کا مکان بھی خالی کروانا ہوتا ہے تو مالک مکان پہلے بتاتا ہے یا نوٹس دیتا ہے کہ اس کو خالی کر دیا جائے۔ گنّے کی کاشت تین سال کے لئے ہوتی ہے۔ اگر انہوں نے شوگر ملیں بند کرنی تھیں تو کم از کم دو سال پہلے نوٹس بھیجنا چاہئے تھا۔ گنّے کی age تین سال ہے اور پچھلے سال سے یہ شوگر ملیں بند پڑی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بارے میں قانون سازی کی جائے اور شوگر ملز مالکان کی monopoly کو ختم کیا جائے۔ جس طرح ہمارے ہمسایہ ملک میں چھوٹے چھوٹے units ہیں یعنی کاشتکار چھوٹی شوگر ملیں لگا سکتے ہیں اسی طرح یہاں بھی قانون سازی کی جائے اور ہر علاقے میں چھوٹی چھوٹی شوگر ملیں لگائی جائیں تاکہ گنّے کا کاشتکار وہاں پر اپنا گنّا فروخت کر سکے۔ حکومت نے کسانوں کو زرعی package دیا ہے لیکن شوگر ملز کے حوالے سے کسان ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا اور مسائل کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال نومبر میں شوگر ملیں چلائی گئی تھیں۔ یہاں ایوان میں ہمارے وزیر خوراک بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس سال 20,25یا30۔اکتوبر تک ہماری یہ ملیں چلانے کے احکامات جاری کئے جائیں تاکہ جو ملیں بند ہیں اُن کی کمی بھی پوری ہو سکے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کاشتکار کے گنے کی جو کٹوتی کی جا رہی ہے اُس کے لئے بھی کوئی قانون سازی کی جائے کیونکہ اس کٹوتی کی وجہ سے کاشتکار کی کچھ بچت نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میری ایک اور گزارش ہے کہ پنجاب حکومت کسانوں کے ساتھ سپریم کورٹ میں فریق بنے اور اُس سٹے کو ختم کیا جائے یا مذاکرات کئے جائیں تاکہ کسان کا گنا کسی طریقے سے بھی شوگر ملز تک پہنچ سکے۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

ڈھیری حسن آباد راولپنڈی کے شہری کی نالے میں گرنے سے ہلاکت

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ راولپنڈی شہر میں ڈھیری حسن آباد ایک جگہ ہے جہاں آج صبح 17 سالہ نوجوان ایک گندے نالے کے اندر گرا تو اُس نالے کے اندر گندگی کے اس قدر ڈھیر تھے کہ ایک جوان آدمی اُس نالے میں سے باہر نہیں نکل سکا اور وہاں پر اُس کی موت واقع ہو گئی۔ اُس وقت سے لے کر اب تک اُس کے لواحقین، علاقے کے لوگ اور مارکیٹ کے لوگ وہاں پر protest کر رہے ہیں لیکن مقامی انتظامیہ میں سے کوئی بھی وہاں پر جا کر اُن کی دادرسی نہیں کر رہا اور میں نے بھی بار بار فون کئے ہیں لیکن میرا فون بھی کوئی نہیں اُٹھا رہا۔ وہاں پر لوگوں نے روڈ بلاک کیا ہوا ہے تو وہاں پر جا کر اُن کی بات سُنی جائے۔ اسی طرح میں حکومت کی توجہ راولپنڈی میں نالہ لئی سمیت بہت سے ایسے نالوں کی طرف دلا رہا ہوں جو آبادی کے اندر سے گزر رہے ہوتے ہیں اور اُن کی صفائی کا کوئی مناسب انتظام موجود نہیں تو مہربانی کر کے کسی منسٹر صاحب سے کہیں کہ ان گندے نالوں کی صفائی کا کوئی بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، راولپنڈی میں گندے نالوں کی صفائی کے حوالے سے معزز ممبر کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے تو اس کو متعلقہ وزیر کو بھجوایا جائے۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید محمد سبطین رضا!

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی دور میں پنجاب حکومت نے Cotton Zone میں شوگر ملز کی منتقلی یا نئی شوگر ملز لگانے پر پابندی لگائی تھی لیکن یہ حکم کسان دشمنی کے مترادف تھا لہٰذا یہ پابندی ختم ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کے کسی صوبے میں اس طرح کی کوئی پابندی موجود نہیں ہے۔ صوبہ پنجاب کے تمام رقبے اب صرف cotton کے لئے مناسب نہیں رہے۔ مزید یہ کہ جب نئی شوگر ملز لگیں گی تو شوگر ملز مالکان کی monopoly ختم ہو گی اور کسان کا بھی فائدہ ہو گا۔ شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 11/17 میاں طاہر کی ہے یہ پیش ہو چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

تھانہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کے ایس ایچ او کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا ابھی جواب نہیں آیا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں طاہر کی تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 13/17 سردار شہاب الدین خان کی ہے، یہ تحریک پیش ہو چکی تھی۔

ایم ایس ٹی ایچ کیو ہسپتال کروڑ لعل عیسن کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان کی تحریک استحقاق بھی استحقاقات کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ میاں طاہر اور سردار شہاب الدین خان کی تحاریک استحقاقات کی رپورٹ دو ماہ میں ایوان میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 962/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

ماہرین صحت کا کولڈ سٹورز میں مصالحہ سے پکے پھل اور سبزیوں کو مضر صحت قرار دینا

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 20۔ستمبر 2017 کی خبر کے مطابق ماہرین صحت نے کولڈ سٹورز میں مصالحہ لگے محفوظ پھل اور سبزیاں مضر صحت قرار دے دیئے ہیں۔ ان کے استعمال سے شہری جگر اور پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق جاپانی پھل، آم، آلو بخارے سمیت مختلف پھلوں اور سبزیوں کو پکانے کے لئے دکاندار اور کولڈ سٹورز کے مالکان چائنا سے درآمد اسیٹیلین گیس جو عرف عام میں گیس مصالحہ کے نام سے جانی جاتی ہے استعمال کرتے ہیں۔ اسی

طرح پہلے کیلے کو گرمی دے کر پکانے کے لئے تہہ خانے استعمال کئے جاتے تھے لیکن اب کوئلے کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے سٹورز میں گیس پیدا ہو جاتی ہے۔ اس گیس کو نکالنے کے لئے کمپریسرز لگائے جاتے ہیں جو خود امونیا گیس پر چلتے ہیں۔ جس سے کسی بھی وقت گیس leakage ہونے کے باعث کوئی بڑا حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ ملتان روڈ پر کولڈ سٹوریج میں پیش آنے والے واقعہ میں مزدوروں کی اموات امونیا گیس پر چلنے والی مشینوں سے leakage کی وجہ سے ہوئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب آصف محمود کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں قائم کوآپریٹو سوسائٹیز میں کروڑوں روپے کے فراڈ کا انکشاف

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 10۔اکتوبر 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز میں کروڑوں کے فراڈ کے انکشاف کے بعد ماسٹر مائنڈ ڈپٹی رجسٹرار حسن عباس کے خلاف تھانہ انٹی کرپشن راولپنڈی میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق مقدمہ جعل سازی، دھوکا دہی اور انسداد رشوت ستانی کی دفعات کے تحت درج کیا گیا۔ ایف آئی آر کے مطابق کوآپریٹو سوسائٹیز کی مینجمنٹ کمیٹی بھی فراڈ میں ملوث پائی گئی ہے۔ لے آؤٹ پلان کی منظوری کے بعد ایم سی نے پلاٹ فروخت کئے مگر ڈپٹی رجسٹرار نے آنکھیں بند رکھیں۔ متاثرین نے ڈپٹی رجسٹرار کے خلاف شکایات کے انبار لگا دیئے۔ ڈائریکٹر انٹی کرپشن کے حکم پر معاملے کی تحقیقات کرانے کے لئے عوام کی شدید خواہش ہے کہ اس معاملہ پر عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار بھی بہت اہم ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی تحریک التوائے کار نمبر 17/1024 پڑھ لوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے میں تاخیر

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 4۔اکتوبر 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں حکومتی وعدوں کے باوجود واٹر فلٹریشن پلانٹس نہ لگائے جا سکے۔ تین ماہ پہلے خریدے گئے لاکھوں روپے کے پلانٹس کو سٹور میں زنگ لگنے لگا۔ ڈینٹل یونٹس کی تبدیلی کا مرحلہ بھی مکمل نہ کیا جا سکا۔ انتظامیہ کے مطابق جگہ کم ہونے کے باعث مسائل درپیش ہیں۔ ایم ایس نے کہا ہے کہ ایک طرف ڈاکٹر خراب اور زنگ آلود یونٹس پر کام کرنے پر مجبور ہیں۔ وہیں تاحال حکومتی دعوے کے باوجود ہسپتال میں ڈیجیٹل ایکسرے مشینیں بھی نصب نہیں کی جا سکیں۔ مریضوں اور ان کے لواحقین نے حکومت پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر صاحب کریں گے تاہم دیگر ارکان جو اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو لکھوا دیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! آپ ان سے بحث کروائیں میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! متعلقہ وزیر طریق کار کے مطابق بحث کا آغاز کرتے ہیں اور بعد میں up wind بھی کرتے ہیں۔ جی، شیخ صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے بھائیوں کے دو تین اعتراضات تھے۔ ان میں سے بنیادی اعتراض ریگولیٹری ڈیوٹی کا تھا اور دوسرا ٹماٹر وغیرہ کی قیمت کا معاملہ تھا۔ میں ٹماٹر پر بات کرتا ہوں کہ حکومت نے انڈیا سے ٹماٹر امپورٹ نہیں کئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارا امپورٹر مافیا کوشش کرتا رہا کہ کسی طرح انڈیا سے امپورٹ کھول دی جائے۔ جب 30 روپے کلو کا ٹماٹر ملک میں 200 روپے سے اوپر بکے گا تو کوئی بھی حکومت امپورٹ کی اجازت نہیں دے گی۔ اس کی تفصیل میں، میں بعد میں جاؤں گا۔

جناب سپیکر! میرے بھائی میاں محمود الرشید نے ریگولیٹری ڈیوٹی پر بات کی تھی۔ میں اس پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ریگولیٹری ڈیوٹی کی ایک ایک آئٹم پر میں جواب دینے کو تیار ہوں۔ میری گزارش ہے کہ آپ میرے بھائیوں سے کہیں کہ انہیں جس آئٹم پر اعتراض ہے یہ بات کر لیں میں اس کا فوری طور پر جواب دوں گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے شیخ علاؤالدین سے امید تھی کہ یہ پہلے تفصیل سے گورنمنٹ کی پالیسی کو بیان کریں گے۔ یہ یہاں پر بات کر کے بیٹھ گئے ہیں کہ آپ پہلے بات کریں اس کے بعد میں جواب دوں گا۔ اس وقت گورنمنٹ آف پنجاب کی پرائس کنٹرول کرنے کی کیا پالیسی ہے؟ صرف ایک ٹماٹر کی بات نہیں ہے۔ آج بھی پیاز ڈیڑھ سو روپے کلو دکانوں پر بک رہا ہے،

بادامی باغ منڈی میں 500 روپے دھڑی یعنی 100 روپے کلو بک رہا ہے۔ مجھے تو یہ پہلے حکومت کی پالیسی بتا دیں۔ طلب اور رسد میں توازن پیدا کرنے کے لئے consumer goods agricultural goods and ہیں، اس کے ساتھ جو ریگولیٹری ڈیوٹی ہے اس کے موٹے موٹے نکات آپ بتائیں۔ اس کے بعد میں بات کروں گا پھر یہ اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے ٹماٹر پر بات کرتا ہوں کہ جولائی تک پنجاب کی فصل آ رہی تھی، مارکیٹ میں ٹماٹر کی کوئی کمی تھی اور نہ ہی ریٹ کا مسئلہ تھا۔ اس کے بعد بلوچستان سے اگست میں ٹماٹر آنا شروع ہوا۔ بلوچستان ہمیشہ سے اگست اور ستمبر میں ٹماٹر کی supply کرتا ہے۔ اچانک بلوچستان میں وائرس آیا اور جہاں ٹماٹر کے 25 ٹرک آ رہے تھے وہاں تین ٹرک آنا شروع ہو گئے۔ یہ جو کمی ہوئی اس کی وجہ سے یہاں ٹماٹر کی قیمت بڑھ گئی۔ خیبر پختونخوا سے جب فصل آنا شروع ہوئی تو 110 اور 120 روپے فی کلو ٹماٹر کا ریٹ چلا گیا کیونکہ خیبر پختونخوا اتنی زیادہ supply نہیں دے سکتا تھا۔ ہمارے ہاں انڈیا سے امپورٹ کرنے والا ایک گروپ ہے جنہوں نے کوشش کی، بار بار حکومت پر دباؤ ڈالا اور مختلف حربے استعمال کئے کہ کسی طرح انڈیا سے امپورٹ کھول دی جائے۔ ہم پر کسانوں کا بہت بڑا حق ہے۔ ہماری حکومت ہر وقت کوشش کرتی ہے کہ ان کا کسی نہ کسی طرح بھی بھلا ہو جائے۔ یہ وہی پنجاب کا اور ملک کا کسان ہے جس نے 10 اور 15 روپے فی کلو نقصان کر کے بھی ٹماٹر بیچا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی مزدوری بھی نہیں لے سکا۔ اس نے نہروں میں بھی اپنا ٹماٹر ضائع کیا۔ ان کے مفاد کے مد نظر حکومت نے ہندوستان سے ٹماٹر امپورٹ کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ پچھلی دفعہ ٹماٹر انڈیا سے امپورٹ ہوتا رہا جو یہاں 250 روپے فی کلو بکتا رہا۔

جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے ایوان میں یہ عرض کروں گا کہ 15-2014 میں ہندوستان میں جب آلو کی فصل خراب ہوئی تو یہاں سے ہمارے آڑھتی آلو کے sample لے کر انڈیا گئے، یہ تلخ حقیقت ہے کہ انہوں نے تین دن کے بعد انہیں یہ کہا کہ:

"مہاراج ہمارا سر جائے گا ہم آپ سے آلو نہ لیوے ہیں"

جناب سپیکر! اگر ہم نے قوم کو آج educate نہ کیا تو پھر یہ قوم قوم نہیں بن سکے گی بلکہ یہ ہجوم ہی رہے گی۔ کیا دنیا میں ایسے ممالک نہیں ہیں کہ جنہوں نے جنگ کے دوران کتے، بلے، چوہے اور جوتے تک پکا کر کھائے پھر انہوں نے دنیا میں نام پیدا کیا۔ میرے بھائی نے کہا ہے کہ اس وقت بھی پیاز 150/- روپے میں مل رہا ہے لیکن پیاز 100/- روپے اور اس سے کم میں مل رہا ہے۔ کل اور پرسوں منڈی میں ٹماٹر کا ریٹ 70 روپے پر آگیا تھا اور یہی میں نے مختلف جگہوں پر میڈیا کے سامنے بیان کیا تھا۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ 15۔اکتوبر کے بعد جب سندھ سے ٹماٹر کی فصل آنا شروع ہو جائے گی تو تمام معاملات حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! کسان چاہے خیبر پختونخوا، بلوچستان، سندھ یا پنجاب کا ہو لیکن اس ملک کا پیسا اس ملک میں رہنا چاہئے۔ ہم dumping duty نہیں لگا سکتے کیونکہ ہمارے ہاں اتنے زیادہ gadgets نہیں ہیں ہمارے دشمن ممالک ہمارے کسان کو تباہ کرنے کے لئے send-up value کی کمی کر دیتے ہیں جو ان کے پاس 20 روپے کی چیز ہوتی ہے وہ یہاں 5 روپے میں پھینکتے ہیں کہ ہمارا کسان تباہ ہو جائے۔ ہماری حکومت نے ان کو بھی shelter دینا ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی میاں محمود الرشید کہہ رہے تھے کہ پالیسی کیا ہے؟ تو پالیسی یہ ہے کہ ہماری حکومت نے کسان کو ہر طرح سے shelter دینا ہے۔ اگر ہماری حکومت کسان کو shelter نہیں دے گی تو پھر ہم ان کو کیسے نقصان سے بچائیں گے۔

جناب سپیکر! آپ کے بھی علم میں ہے کہ پچھلے سالوں میں آلو کے کاشتکار تباہ ہو گئے ہیں۔ اب یہ بات کرتے ہیں کہ ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ یہ ریگولیٹری ڈیوٹی کیوں لگائی گئی ہے وقت کم ہے اس لئے مجھے تیزی سے بتانا پڑے گا۔ یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے بہت سے دوستوں کو پتا ہو گا کہ ہمیں بہت سی مجبوریاں ہیں۔ ہم WTO کے signatory ہیں اور ہم بہت سے Free Trade Agreements کے signatory ہیں۔ ہمیں اپنے مفاد، اپنے لوگوں کے مفاد اور اپنے ملک کے مفاد میں ریگولیٹری ڈیوٹی لگانی پڑتی ہے۔ یہ ڈیوٹی لگانے کے لئے پوری دنیا میں حکومتیں اپنے ملک کے، عوام اور اپنی انڈسٹری کے مفاد کو مد نظر رکھتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب مجھے نہیں پتا کہ میرے بھائی کو کن چیزوں پر اعتراض ہے لیکن میرے پاس نوٹیفکیشن کی کاپی موجود ہے اور اس میں سے ایک بھی آئٹم ایسی نہیں ہے جو کسی غریب آدمی کے استعمال کی ہو۔ میں اس کے لئے تھوڑی سی تفصیل میں جانا چاہوں گا کہ yogurt پر 20 فیصد لگائی ہے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ ہمارا مقامی کسان جو دودھ بیچتا ہے اور دہی بناتا ہے کیا وہ اپنا مال نہ بیچے۔

(اذان جمعۃ المبارک)

جناب سپیکر! مجھے اجازت دے دیجئے گا میں اپنی باتیں جلدی سے عرض کر دوں گا۔ Dairy products, butter and yogurt ان پر ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ اب next items کے بارے میں سنتے جائیں اور پھر آپ دیکھیں کہ ہم نے کس کے مفاد کے لئے یہ کام کیا ہے، چھالیہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ چھالیہ کی صورت میں ہمارے ملک پر کتنا بڑا ظلم ہے اور اس کے نتائج کیا ہیں؟ تمام fruits پر ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے پوچھتا ہوں کہ نیوزی لینڈ سے سیب درآمد کرنے کا کوئی تک بنتا ہے کہ ہم نیوزی لینڈ سے سیب اور چائنا سے ناشپاتی منگوائیں اور دوسرے ملکوں سے پائن ایپل منگوائیں تو وہ سوسائٹی کے کس segment کو دیں؟ اگر اُس segment کو ہم نے دینا ہے تو وہ پانچ سو روپے کلو بھی خرید کر کھائیں لیکن ایک عام آدمی کی ضرورت کے لئے یہ چیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم بات بھی بتاتا چلوں کہ wheat پر ہم نے 60 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی ہے کیوں؟ اس لئے لگائی گئی ہے کہ دنیا میں گندم کا ریٹ 165 روپے ٹن ہے جو کہ 700 روپے من بنتا ہے۔ ہم نے کسان کو subsidize کیا اور کسان کو ہم نے 1300 روپے support price دی لہٰذا ہم نے اس لئے wheat پر 60 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی ہے کہ اگر کل کو کوئی طالع آزما اس کی import کر لے تو ہمارے پاس ایک حل ہو تا کہ اس کی cost ہمارے کسان کو نقصان نہ پہنچائے۔ میرے بھائی میاں محمود الرشید زمیندار بھی ہیں تو میں چاہتا تھا کہ وہ اس بات کو کہ ہم نے wheat پر ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی ہے appreciate کرتے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو بھی اور چیزیں ہیں ان میں آپ دیکھیں کہ پان کے پتوں پر 400روپے کلو، بالکل1000 /800روپے بالکل اس پر 2000روپے ڈیوٹی لگنی چاہئے لہٰذا اس پر ہم نے کون سی ایسی غلط بات کی ہے؟

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ہم نے اگر گڑ پر 40فیصد ڈیوٹی لگائی ہے تو یہ بات میں ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں پتا ہے کہ کون کون سے ممالک یہاں پر zero rated پر بھی مال پھینک دیں گے اور ہمارے کسان کو تباہی کی طرف لے جائیں گے لہٰذا اس لئے ہم نے اس پر 40فیصد ڈیوٹی لگائی ہے۔ چیونگم کون کھاتا ہے چیونگم؟ اگر اس پر ہم نے 20فیصد ڈیوٹی لگائی ہے تو وہ ٹھیک لگائی ہے۔ اب آپ آگے ذرا سنئے۔ ہم نے کارن فلیکس پر ڈیوٹی لگائی ہے یہ میں آپ کو چندitems کے بارے میں بتانا چاہ رہا ہوں، جس سے آپ کو اندازہ ہو کہ ہم نے کون سا کوئی غلط کام کر دیا ہے؟ اب آپ آگے دیکھیں کہ منرل واٹر، سویا بین اورaerated water پر ہم نے ڈیوٹی لگائی ہے۔ اب کچھ ایسی items ہیں جن پر میرے بھائی کو شاید زیادہ اعتراض ہے۔

Eau de Cologne, perfumed, lipsticks, Eyebrows, nail polish, face powder, Talcum powder, face and skin cream and skin tonic

جناب سپیکر! ان پر ہم نے پچاس پچاس فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی ہے۔ پوری دنیا کو پتا ہے کہ دنیا میں کوئی رنگ گورا کرنے والی کریم موجود نہیں ہے اور یہ عوام کو تباہی کی طرف لے گئے ہیں اور اس کریم میں مرکری شامل ہے تو اس پر ہم نے اگر 60فیصد ڈیوٹی لگائی ہے تو اس پر کیا کوئی حرج یا برائی ہماری حکومت نے کر دی ہے؟ اس کے علاوہ اور سن لیں کہ ہو کیا رہا ہے؟ تمام ہیئر کلرز، شیمپوز، soap in other forms تو ان چیزوں پر ڈیوٹی لگائی جا رہی ہے۔ میرے بھائی مجھے کوئی ایک item بتا دیں کہ اگر اس میں ہماری حکومت کا کوئی مسئلہ ہے کہ جس کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ آپ کو بتائیں گے تو پھر آپ سنیں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ کوئی ایک ایسی item بتا دیں کہ جس سے یہ لگے کہ ہم نے کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے عوام دشمنی کا کوئی پہلو نکلتا ہے تو میں اس کا جواب

دینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ مجھے اور ان کو بھی معلوم ہے کہ ریگولیٹری ڈیوٹی کیوں لگائی جاتی ہے؟ اب آپ مجھے بتائیں کہ 3000cc گاڑیوں پر 80 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی ہے، تو اس پر کیوں نہ ڈیوٹی لگائی جائے، ان پر تو 1000 فیصد ڈیوٹی لگائی جائے کیوں نہ لگائی جائے اس لئے لگائی جائے کہ سوسائٹی کا جو segment تین یا چار کروڑ روپے کی گاڑی استعمال کرتا ہے تو پھر وہ پیسے دے۔ میں تو آج اس سے بھی آگے جا کر بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی ہمارے ہاں 8 بجے کے بعد late hoteling ہو رہی ہے ان پر straight away twenty five percent luxury tax لگنا چاہئے تا کہ ہمارے ہاں سوسائٹی کا وہ segment جو کہ محنت کر رہا ہے ان کو بھی price equal پر چیزیں ملیں۔ آپ خود دیکھیں کہ اس وقت stores پر کتنی branded items پڑی ہیں؟ اب اس پر اور ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی گئی ہے کیونکہ وہاں پر دس سے پندرہ ہزار روپے کی ایک سادہ جوتی ہے۔40 لاکھ روپے کا برائیڈل لہنگا یہ قوم خرید رہی ہے۔ یہ لہنگے کون لوگ خرید اور بیچ رہے ہیں ان تمام لوگوں کی میرے پاس تفصیل موجود ہے تو اگر ایسے طبقے پر ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی جائے گی تو پھر میرے بھائیوں کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی میاں صاحب اس کا جواب دیں گے۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے صرف ریگولیٹری ڈیوٹی پر focus کیا ہے لیکن آج تو مہنگائی اور قیمتوں کا بڑھ جانا اس پر یہ بحث تھی اور یہ بحث صرف ریگولیٹری ڈیوٹی پر نہیں تھی لہٰذا میں ان دونوں چیزوں پر بات کروں گا کیونکہ شیخ صاحب اس کو گول کر گئے ہیں۔ یہ سوسائٹی کا وہ segment وہ پسا ہوا طبقہ وہ عوام ہے جس کو ن لیگ کی حکومت نے بدقسمتی سے پچھلے دس سالوں میں جس بے دردی کے ساتھ ذلیل وخوار کیا ہے اس کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ میں اس طرف آتا ہوں کہ یہ تمام taxes انہوں نے لگا دیئے ہیں تو مجھے بتائیں جس وقت بجٹ آیا تھا اس وقت یہ سو رہے تھے، کیوں پھر بجٹ کس لئے ہوتا ہے؟ بجٹ اس لئے ہوتا ہے کہ آپ اپنی priorities کو سامنے لے کر آئیں جو بھی taxes آپ نے لگانے ہیں وہ ایک ہی مرتبہ لگا دیں۔

جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ ہے کہ آپ ہر 8 یا 10 دن کے بعد اٹھیں اور کہیں کہ ہم نے 300 چیزوں پر ٹیکس لگا دیا ہے اور 10 دن کے اندر یہ دوسرا منی بجٹ ہے کہ 731 چیزوں پر آپ نے ریگولیٹری ڈیوٹی لگا دی ہے۔ شیخ علاؤالدین میرے ساتھ visit کر لیں میں bet کرتا ہوں کہ یہ ساری

چیزیں Afghan Transit Trade کے ذریعے سمگل ہو کر آئیں گی اور شیخ صاحب بھی وہی فورم دوبارہ استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا ہے یہ تو آپ بھی بہتر سمجھتے ہیں یہ سب کچھ اسحاق ڈار صاحب کی ناکام ترین economic policies کی وجہ سے مجبور ہو کر کیا گیا کیونکہ آج balance of payment وہ کہیں ہے تو اس کا یہ کیوں ذکر نہیں کرتے؟ import پر تو آپ نے ریگولیٹری ڈیوٹی لگادی ہے چاہے پوری import پر ہی ریگولیٹری ڈیوٹی لگادیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن شیخ صاحب حکومت مجھے بتائے کہ export کو کیا ہو گیا ہے جو کہ 25۔ارب روپے سے 18۔ارب روپے پر آگئی ہے تو آپ export کو بڑھانے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی پوری معیشت تباہ ہو گئی ہے۔ آپ نے انتخابات میں یہ نعرہ لگایا کہ ہم کشکول توڑ دیں گے اور بیرونی قرضوں پر انحصار ختم کر دیں گے لیکن آج ملک کے اندر تباہی اور مہنگائی کا طوفان آرہا ہے اور آپ ریگولیٹری ڈیوٹی کے نام پر یہ taxes لگانے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں، اس کی سب سے بڑی وجہ آپ کی ناکام معاشی پالیسیاں ہیں۔ آپ نے جو نعرہ لگایا تھا اس پر پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ پچھلے چار ساڑھے چار سالوں کے دوران آپ نے جو بیرونی قرضے لئے اس نے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہم پیپلز پارٹی کے دور کو روتے اور یاد کرتے تھے لیکن آج وہ ہمیں فرشتے لگتے ہیں۔ پچھلی 70 سالہ تاریخ میں اتنی لوٹ مار اور بے دردی کے ساتھ کبھی قرضے نہیں لئے گئے جتنے ان کی حکومت نے لئے ہیں۔ یہ سب سے بڑی وجہ ہے کشکول توڑنے کی بات کرنے والوں نے کشکول کا سائز بھی بڑا کر دیا، کشکول کو مضبوطی سے تھام بھی لیا اور آج گلے میں لگائے پوری دنیا میں گھوم رہے ہیں کہ آگے آئی ایم ایف کی قسطوں کا وقت آرہا ہے اس لئے اتنے ارب ڈالر چاہئیں وہ کہاں سے ہوں گے؟

جناب سپیکر! آپ نے balance of payment کو متوازن کرنے کے لئے یہ ٹیکہ 25۔ارب روپے کا لگایا ہے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ آپ جو دوسری بات کرتے ہیں کہ ہم نے انڈیا کا ٹماٹر روک دیا ہے، اُس پر ڈیوٹی لگا دی ہے اور فلاں پھل اور سبزیاں روک دی ہیں لیکن مجھے یہ بتائیں کہ دس سال ایک بڑا معقول پیریڈ ہے تو کیا یہ پنجاب بانجھ ہو گیا ہے؟ یہ پنجاب food basket تھا، یہاں پر اناج، پھل اور سبزیاں پوری دنیا کو جاتی تھیں، پورا پاکستان،

ہندوستان اور بنگلہ دیش استعمال کرتے تھے لیکن آج کیا ہو گیا ہے؟ آپ کسان کو exploit کرتے ہیں لیکن کسان جتنا ذلیل و خوار آپ کے دَور میں ہوا ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ کسان کے آلو کبھی سڑکوں پر پڑے ہوتے ہیں اور کبھی وہ گندم باہر پھینک رہے ہوتے ہیں۔ یہ سپورٹ پرائس کے نام پر لوگوں کو لالی پاپ دیتے ہیں حالانکہ لوگوں اور عام کسان کو کبھی سپورٹ پرائس نہیں ملی۔ آپ کے چمچے کڑچھے بوریاں لے جاتے ہیں اور آڑھتی اور بیوپاریوں کے وارے نیارے ہیں لیکن عام کسان اسی طرح سے دھکے کھا رہا ہوتا ہے کہ مجھے 100 بوری مل جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے۔ مجھے شیخ صاحب یہ بتا دیں کہ اس ملک کی ایگریکلچر پالیسی کیا ہے کیونکہ کوئی پالیسی مرکز کے اندر اور نہ ہی صوبے کے اندر ہے؟ جس ملک اور صوبے کی زرعی پالیسی نہ ہو اور پچھلے دس سال سے نہ ہو تو وہ کیا ترقی کرے گا؟ کسان بیچارا کدھر جائے؟ آپ کسان کا نام لے لے کر exploit کرتے ہیں حالانکہ اس کی حالت آج پہلے سے بھی زیادہ خراب ہے۔

جناب سپیکر! میں سبزی منڈی کا بھاؤ بتا رہا ہوں کہ وہاں پر 100 روپے کلو پیاز ہے جبکہ عام دکان پر 130 روپے کلو ہے، کوئی بھی سبزی 80 اور 100 روپے کلو سے کم نہیں ہے۔ دالوں کا حال دیکھ لیجئے کہ دو اڑھائی سو روپے کی فی کلو دال مل رہی ہے۔ یہ کس پالیسی کی بات اور کون سے طبقے کی بات کر رہے ہیں کہ اس کو facilitate کرنے کے لئے آپ نے یہ ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ خدا کے لئے کوئی اچھا نظام بنائیں۔ اب ٹماٹر مہنگا ہو گیا ہے تو اب کسان ٹماٹر لگائے گا جس کے بعد یہاں خریدار نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے خود اس بات کا اعتراف کیا کہ لوگوں نے اپنے کھیتوں کے اندر آلو تلف کئے ہیں، ان کی cost price بھی پوری نہیں ہوتی بلکہ آلوؤں کی فصل کی برداشت اور منڈی میں لانے کے خرچے بھی اُن کے پورے نہیں ہوتے تو پھر اس کا کون ذمہ دار ہے؟ کیا گورنمنٹ کی ایسی کوئی پالیسی ہے کہ وہ subsidize کر کے کسانوں سے پوری اجناس خود purchase کرے لیکن کوئی پالیسی نہیں ہے۔ انشورنس کا بار بار ہر سال کہتے ہیں لیکن فصلوں کی انشورنس کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ میں یہ

سمجھتا ہوں کہ لوگ اب اس کو لگانا چھوڑ گئے ہیں اور وہ اس لئے چھوڑ گئے ہیں کہ جب وہ فصل مارکیٹ میں آتی ہے تو اُن کی قیمت بھی پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ فصل کاشت کرنا بند کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر وہ فصل لگائیں اور مارکیٹ میں لے کر آئیں تو حکومت کی یہ ذمہ داری ہونی چاہئے کہ کم از کم cost price پر اُن کی اجناس کو وہ خود purchase کر کے export کرے۔ جب تک یہاں پر کوئی ایگریکلچر پالیسی نہیں ہوگی اور کوئی سسٹم نہیں ہوگا تب تک ہمارے کسان بھائی اسی طرح ذلیل وخوار ہوتے رہیں گے۔ ابھی یہاں گنے کی بات ہو رہی تھی کہ لاکھوں ایکڑ پر گنا کاشت ہے لیکن حکومت کے پاس اس کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ بدقسمتی سے وہ بات کر رہے تھے کہ جہانگیر ترین سے مذاکرات کریں اور عدالت میں چلے جائیں۔ بھلے آپ عدالت میں چلے جائیں لیکن اس کا سبب کیا بنا اُس پر کیوں نہیں آتے؟ ایک ایریا جو کاٹن کے لئے مخصوص تھا اس پر ایک پالیسی تھی جو کہ پرویز الٰہی کے دَور میں بنی جس کے بعد 11-2010 میں جب یہ خود چیف منسٹر تھے انہوں نے دوبارہ ایک میٹنگ ماہرین کی call کی جنہوں نے بیٹھ کر پورا analyze کیا اور فیصلہ دیا کہ یہ پالیسی بالکل درست ہے اور cotton growing area کے اندر شوگر ملیں نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کی صدارت میں دو سیشن ہوئے جس پر گھنٹوں debate ہونے کے بعد یہ پالیسی بنی کہ وہاں پر شوگر ملیں نہیں جانی چاہئیں لیکن اب وہاں پر شوگر ملیں کون لے کر گیا؟ اپنی اس illegality اور اپنے ذاتی خاندان کے مفادات کو protect کرنے اور اربوں روپے کا منافع کمانے کے لئے کسی اور کو شوگر مل لگانے کی اجازت نہیں دی بلکہ re-location کے نام پر ایک فراڈ کیا۔ یہ فراڈ کس نے کیا جس کے بارے میں کہتا ہوں کہ اصل سبب کی طرف آئیں کہ آج لوگ لاکھوں ایکڑ گنا لگا کر بیٹھے رو رہے ہیں وہ عدالت کے لئے روئیں اور نہ کسی اور کا نام لیں بلکہ وہ اس شخصیت اور فرد کو سامنے لے کر آئیں جو وہاں پر یہ شوگر ملیں غیر قانونی طور پر لے کر گئے جو کہ اب بند پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! اب لاکھوں لوگوں کا کیا حل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حل حکومت کے پاس ہے جن کی اس بے ضابطگی کی وجہ سے وہاں پر شوگر ملیں چلتی رہی ہیں؟ یہ کوئی زبانی بات نہیں ہے کیونکہ کورٹ کے اندر ڈیڑھ برس تک یہ کیس چلا ہے اور ہائی کورٹ کے ڈبل بنچ نے جو فیصلہ لکھا اس کا

سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وہاں پر جو written oath and undertaking دی گئی اس میں کہا گیا کہ ہم power generation کی فیکٹری لگا رہے ہیں جبکہ وہاں پر شوگر مل لگ رہی تھی۔ جب حالات یہاں تک پہنچ جائیں اور جو فرد یا وہ لوگ جو کسان، عوام اور پالیسیوں کے نگہبان اور رکھوالے ہونے چاہئیں وہ اپنے مفاد کے لئے ہر چیز کو breach کریں اور illegal طریقے سے وہاں پر ملیں لگا دیں تو آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لاکھوں لوگوں کو جاتی امرا اور گورنر ہاؤس کا گھیراؤ کرنا چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ مہنگائی پر بات ہو رہی ہے یا جہانگیر ترین کو defend کیا جا رہا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں مہنگائی اور کسانوں پر بات کر رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سچی بات کو سننا کتنا مشکل ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں پھر ان کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ٹائم ذرا short ہے اس لئے مہربانی کریں۔ میاں صاحب! wind up کیجئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے کہوں گا کہ شیخ صاحب کو سچ سننا شاید ناگوار گزرا ہے لیکن یہ بڑا تلخ سچ ہے۔ آئندہ آنے والے دنوں میں آپ کو اندازہ ہو گا کیونکہ آپ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہاں پر کروڑوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ تعالیٰ اِدھر ہی بیٹھے ہوں گے لیکن آپ کا پتا نہیں کیا بننا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اللہ کرے آپ اِدھر ہی بیٹھے ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ذرا wind up کریں کیونکہ ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ آپ لوگوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی کا طوفان تھما ہے اور نہ تھمے گا اس لئے فوری طور پر ایگریکلچر پالیسی کو لے کر آئیں کیونکہ عام آدمی کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ یہ جو ریگولیٹری ڈیوٹیاں لگائی تھیں اس پر بھی چیمبر آف کامرس کے لوگ اور کاروباری لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ جو رات کو سوئے تھے اور صبح اٹھے ہیں تو

کروڑوں روپے کے وہ مقروض ہو گئے ہیں۔ آپ نے اگر یہ کرنا ہے تو stakeholders کے ساتھ مشاورت کرتے جس کے بعد یہ سب کچھ کرتے۔ یہ آپ کو سالانہ بجٹ میں کرنا چاہئے تھا لیکن ہر دس دن کے بعد mini بجٹ پیش کرنا روایات، قانون اور لوگوں کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 23۔اکتوبر 2017 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔